حاجی الحرمین الشریفین محبوب ربانی ہم شبیہ غوث الاعظم حضرت سید شاہ ابو احمد المدعو محمد علی حسین

اعلیٰ حضرت اشرفی میاں رضی اللہ عنہ

ترتیب و اضافہ

آل رسول احمد الاشرفی القادری کٹیہاری

Published By: Jamia Ahsanul Banat Katihar

فہرست

بسم اللہ الرحمن الرحیم

صلی علی نبینا صلی علی محمد   صلی علی شفیعنا صلی علی محمد
من علینا ربنا إذ بعث محمدا   ایدہ بأیدہ ایدنا بأحمدا
ارسلہ مبشرا ارسلہ ممجدا   صلوا علیہ دآئما صلوا علیہ سرمدا
صلی علی نبینا صلی علی محمدا
صلی علی نبینا صلی علی محمدا

نذرانہء عقیدت

حضور پر نور غوث الاعظم محبوب سبحانی الشیخ محی الدین ابو محمد عبد القادر الحسنی الحسینی الجیلانی قدس اللہ سرہ الربانی نور روحہ، اوصل الینا برکاتہ وفتوحہ رضی اللہ عنہ وارضاہ عنا تارک السلطنت غوث العالم محبوب یزدانی سلطان اوحد الدین قدوۃ الکبریٰ مخدوم سید اشرف جہانیاں جہانگیر سمنانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ، مجمع البحرین حاجی الحرمین الشریفین اعلیٰ حضرت قدسی منزلت مخدوم الاولیاء مرشد العالم محبوب ربانی ہم شبیہ غوث الاعظم حضرت سید شاہ ابو احمد المدعو محمد علی حسین اشرف اشرفی میاں الحسنی الحسینی قدس سرہ النورانی اور دیگر تمام اولیائے کاملین عارفین رحمۃ اللہ علیہم اجمعین کے مقدس و مکرم و معزز بارگاہوں میں اپنی اس کاوش کو پیش کرنے کی سعادت حاصل کر رہا ہوں۔ اللہ سبحانہ وتعالیٰ اپنے محبوب ﷺ کے صدقے اور وسیلے سے قبول فرما کر تمام مؤمنین والمؤمنات کی مغفرت فرمائے آمین۔

فقیر قادری گدائے اشرف سمناں
آلِ رسول احمد الاشرفی القادری کٹیہاری
المملکۃ العربیۃ السعودیۃ

منقبت

بحضور تارک السلطنت غوث العالم محبوب یزدانی سید سلطان اوحد الدین قدوۃ الکبریٰ مخدوم اشرف جہانیاں جہانگیر سمنانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ

از قلم: قبلۃ العلماء، کعبۃ العرفاء، منبع الفیوض الرحمانیہ، فاتح الکنوز العرفانیہ جامع الطریقین مجمع البحرین، حاجی الحرمین الشریفین، مرجع انام، اعلیٰ حضرت قدسی منزلت مخدوم الاولیاء، مرشد العالم محبوب ربانی ہم شبیہ غوث الاعظم حضرت سید شاہ ابو احمد المدعو محمد علی حسین اشرف اشرفی میاں الحسنی الحسینی الجیلانی رحمۃ اللہ علیہ سجادہ نشین غوث العالم محبوب یزدانی سلطان مخدوم سید اشرف جہانگیر سمنانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ

جہاں میں ہے بڑا شہرہ ولایت ہو تو ایسی ہو
ملایا حق سے لاکھوں کو ہدایت ہو تو ایسی ہو

شہ سمناں تھے پہلے پھر ہوئے کونین کے سرور
ہدایت ہو تو ایسی ہو نہایت ہو تو ایسی ہو

جہاں جس نے مدد چاہی وہیں مشکل ہوئی آسان
غلاموں پر جو آقا کی عنایت ہو تو ایسی ہو

مریدوں کی قیامت میں رہائی نار دوزخ سے
کریں گے اشرفِ سمناں حمایت ہو تو ایسی ہو

تمہارے حسن کا قصہ کوئی عشاق سے پوچھے
تڑپ جاتا ہے دل سن کر حکایت ہو تو ایسی ہو

شہ سمناں کی مدحت سے نوید مغفرت پائی
سخن کی اشرفی خستہ جو غایت ہو ایسی ہو

(تحائف اشرفی)

تضمین

بر شعر امام اہلسنت مجدد دین ملت اعلیٰ حضرت امام احمد رضا فاضل بریلوی قدس سرہ النورانی

از قلم: مظہر غزالی، یادر گار رازی، مفتی سواد اعظم رئیس المحققین، امام المتکلمین تاجدار اہلسنت شیخ الاسلام والمسلمین سلطان المشائخ علامہ سید مدنی اشرف اشرفی الجیلانی اختر کچھوچھوی صاحب قبلہ دامت برکاتہم العالیہ

اندریں محفل کن اندیسے لالہ ءرخاں

نازشِ کاہکشاں ، غیرت ماہ تاباں

لیک مثل تو ندیدم بہ نگاہ حیراں

اشرفی اے رخت آئینہء حسن خوباں
اے نظر کردہء پروردہء سہ محبوباں

میرے افکار کی زینت میرے اشعار کی جاں

عالم تیرہ و تاریک کے مہر رخشاں

دیکھ کر تجھ کو تواسنج ہوئے ماہ و شاں

اشرفی اے رخت آئینہء حسن خوباں
اے نظر کردہء پروردہء سہ محبوباں

ہر رگ وپے میں مئے خلق نبی ہے رقصاں

پھوٹتی ہے رخِ انور سے شعاعِ جیلّاں

غمزہء ناز ہے ادائے سمناّں

اشرفی اے رخت آئینہء حسن خوباں
اے نظر کردہء پروردہء سہ محبوباں

لب ہیں برگ گل گلزار حبیب رحماں

آنکھ ہیں نرگس رعنائے غزال جیلاں

اور رخسار حسیں ساغر آب رُمّاں

اشرفی اے رخت آئینہ ٔ حسن خوباں
اے نظر کردہ ٔ پروردہ ٔ سہ محبوباں

تیرا سر، ناز کرے جس پہ کلاہ عرفاں

تیرا در، آ کے جہاں خم ہو نعیم دوراں

تیرا پا، جس کا زمانہ ہے رہین احساں

اشرفی اے رخت آئینہ ٔ حسن خوباں
اے نظر کردہ ٔ پروردہ ٔ سہ محبوباں

تیرا باطن ہے میرا کعبہ دل قبلہ جاں

تیرے ظاہر پہ ہے آئینہ بھی محو حیراں

کیوں نہ پھر بول اٹھے اہل بصیرت کی زباں

اشرفی اے رخت آئینہ ٔ حسن خوباں
اے نظر کردہ ٔ پروردہ ٔ سہ محبوباں

تیری تخصیص نہیں اختر آشفتہ بیاں

کتنے اختر ہیں نشید آرا ترنم ریزاں

دیکھ خود شیخ رضا بھی ہیں گوہر افشاں

اشرفی اے رخت آئینہ ٔ حسن خوباں
اے نظر کردہ ٔ پروردہ ٔ سہ محبوباں

(تجلیات سخن)

الحمدلله حمدا کثیرا دائما ابدا کما اثنی علی نفسه و اشرف الصلواة والسلام علی حبیبه سیدنا

و شفیعنا محمد وعلی اله واهل بیته و اصحابه واتباعه واولیاء امته اجمعین

مسلمانوں کی تابناک علمی تاریخ ان کی بزرگی و عظمت کا منہ بولتا ثبوت ہے۔ امام اعظم ہوں یا غوث اعظم ..... امام غزالی ہوں یا امام رازی..... محبوب الٰہی ہوں یا محبوب یزدانی..... حضرت سعدی یا حافظ شیرازی ہوں .....شاہ عبدالحق محدث دہلوی ہوں یا علامہ فضل حق خیر آبادی ہوں (رحمہم اللہ تعالی) ان نفوس قدسیہ نے اپنے دور میں وقت کے تقاضوں کے مطابق اسلامی تعلیمات کے فروغ واشاعت میں تاجدار عرب و عجم صلی اللہ علیہ والہ و اصحابہ وسلم کی جانشینی کا حق ادا کیا۔ اولیائے کرام، علمائے دین اور محدثین رحمہم اللہ تعالی کی اسی نورانی و عرفانی لڑی کے ایک نایاب وبے بدل موتی قبلۃ العلماء، کعبۃ العرفاء، منبع الفیوض الرحمانیہ، فاتح الکنوزالعرفانیہ جامع الطریقین مجمع البحرین، حاجی الحرمین الشریفین، مرجع انام، اعلیٰ حضرت قدسی منزلت مخدوم الاولیاء، مرشد العالم محبوب ربانی ہم شبیہ غوث الاعظم حضرت سید شاہ ابواحمد المدعو محمد علی حسین اشرف اشرفی میاں الجیلانی رحمۃ اللہ علیہ (کچھوچھہ شریف) ہیں۔

ولادت باسعادت

آپ کی ولادت سراپا سعادت ۲۲ ربیع الثانی ۱۲۶۶ھ ہجری بمطابق دسمبر ۱۸۴۴ء عیسوی کو بروز دوشنبہ بوقت صبح صادق ہوئی۔ غسل وغیرہ سے فراغت کے بعد آپ کے والد محترم حضرت سید شاہ سعادت علی قدس سرہ نے سب سے پہلے خاندان اشرفیہ کی روایت اولی انجام دی کہ آپ دست مبارک میں قلم تھمایا اور اسے پکڑ کے دوات میں ڈبوایا اور اپنے ہاتھ کے سہارے کاغذ پر "اسم جلالت" لکھوادیا۔ یہ روایت خاندان اشرفیہ میں علم وفضل کی ترسیل و تحصیل کی علامت مانی جاتی ہے۔ اسکے بعد آب زم زم میں ملاہوا شہد چٹایا اور غوث العالم محبوب یزدانی سید اشرف جہانگیر سمنانی قدس سرہ النورانی کے آستانے کا "کاجل" آنکھوں میں لگایا یوں خاندانی روایت کی تکمیل ہوئی۔ (بحوالہ حیات مخدوم الاولیاء)

آپ کا نام نامی واسم گرامی حاجی الحرمین سید علی حسین کنیت ابو احمد لقب خاندانی شاہ۔ پیر اور اعلیٰ حضرت، خطاب سجادہ نشین سرکار کلاں اور تخلص اشرؔفی ہے۔ جناب ممدوح کا خاندان بھی اشرفی کہلاتا ہے کیونکہ آپ قدوۃ الآفاق حضرت سید عبد الرزاق نور العین الحسنی الحسینی کی اولاد سے ہیں۔

شیخ الاسلام والمسلمین حاجی الحرمین الشریفین حضرت سید عبد الرزاق نور العین قدس سرہ النورانی محبوب سبحانی غوث صمدانی حضرت قطب عالم غوث الاعظم سیدنا ابو محمد محی الدین الشیخ عبد القادر جیلانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے اولاد امجاد سے ہیں اور محبوب یزدانی غوث العالم حضرت مخدوم سید اشرف جہانگیر سمنانی السامانی قدس سرہ النورانی کے ہمشیرہ زادے اور نیز باعتبار تبنیت جناب موصوف کے فرزند بر حق اور بلحاظ خلافت خلیفہ مطلق ہیں۔ اسی لئے یہ خاندان والا شان حضرت مخدوم اوحد الدین سید اشرف جہانگیر سمنانی قدس سرہ کی طرف منسوب ہو کر خاندان اشرفیہ کہلاتا ہے۔ (بحوالہ لطائف اشرفی وصحائف اشرفی)

سلسلہ نسب

اعلی حضرت اشرفی میاں کچھوچھوی ابن حاجی سید شاہ سعادت علی ابن سید شاہ قلندر بخش ابن سید شاہ تراب اشرف ابن سید شاہ محمد نواز ابن سید شاہ محمد غوث ابن سید شاہ جمال الدین ابن سید شاہ عزیز الرحمن ابن سید شاہ محمد عثمان ابن سید شاہ ابو الفتح ابن سید شاہ محمد ابن سید شاہ اشرف ابن سید شاہ حسن خلف اکبر حضرت سید شاہ عبد الرزاق نور العین ابن حضرت سید عبد الغفور جیلانی ابن حضرت سید ابو العباس احمد جیلانی ابن حضرت سید بدر الدین حسن ابن حضرت سید علاء الدین علی جیلانی ابن حضرت سید شمس الدین محمد جیلانی ابن حضرت سید سیف الدین نجی جیلانی ابن حضرت سید ظہیر الدین احمد جیلانی ابن حضرت سید ابو نصر محمد جیلانی ابن حضرت سید محی الدین ابی صالح نصر جیلانی ابن حضرت قاضی القضاہ سید تاج الدین عبد الرزاق خلف اکبر جناب غوث الثقلین سید ابو محمد عبد القادر جیلانی رضی اللہ عنہ۔ چونکہ اس سلسلہ نسب کی رو سے اعلی حضرت اشرفی میاں حاجی الحرمین سید عبد الرزاق نور العین قدس سرہ کے خلف اکبر کے اولاد میں ہیں اسی لئے آپ کا خاندان سرکار کلاں کے لقب سے ملقب ہے۔ (بحوالہ شجرہ سلسلہ عالیہ قادریہ اشرفیہ)

بچپن کاواقعہ

صاحب "حیات مخدوم الاولیاء" فرماتے ہیں:

حضور پر نور اعلیٰ حضرت مخدوم الاولیاء محبوب ربانی قدس سرہ کے بچپن کا عظیم واقعہ جس نے خاندان والوں کو غرق حیرت کر دیا تھا۔ وہ اس طرح بیان ہوا کہ ایک مرتبہ سردی کے موسم میں حضور محبوب ربانی حسب معمول آگ جلا کر ہاتھ تاپ رہے تھے کہ آپ کے خاندان کے مجذوب نسل کے ہم عصر ایک صاحب زادہ آئے اور آپ سے آگ تاپنے کی اجازت طلب کی حضرت محبوب ربانی نے مسکراتے ہوئے فرمایا کہ "پہلے آگ میں اپنا حصہ ڈالو پھر تاپو"۔

مجذوب صاحبزادے بولے میرے پاس تو کچھ بھی نہیں صرف یہی شال ہے ۔ حضرت مخدوم الاولیاء محبوب ربانی نے فرمایا:

تو کوئی بات نہیں، یہی شال آگ میں ڈال دو"

چنانچہ ان صاحبزادے نے بھی بلاچوں وچرا وہی شال آگ میں ڈال دی پھر کیا تھا شال جل کر راکھ ہو گئی اور صاحبزادے بھی اور دوسرے بچوں کے ساتھ اطمینان سے ہاتھ تاپتے رہے۔ کچھ دیر کے بعد اٹھ کر وہ صاحبزادے گھر چل دیئے اور روتے ہوئے بزرگوں سے پورا ماجرا بیان کر دیا۔ ان کی والدہ نے کہا جاؤ اور علی حسین سے اپنی شال مانگ کر لاؤ۔ بھلا جلی ہوئی چیز کو لانے کا سوال ہی کیا تھا۔ مگر وہ صاحبزادے بھی پہونچ گئے اور رو رو کر کہنے لگے۔ "مور شال لاؤ، مور شال لاؤ"۔

اعلیٰ حضرت مخدوم الاولیاء نے بھی فرمادیا جاؤ آگ سے کہدو" علی حسین شال مانگتے ہیں" مجذوب صاحبزادے اٹھے اور آگ کے قریب جا کر زور زور سے کہنے لگے:

علی حسین میاں کہتے ہیں۔ "شال نکل شال نکل"

یہ کہ کر آگ میں ہاتھ ڈال دیا اور شال نکال لی اور خوشی خوشی شال لے کر گھر پہونچے۔ ہر شخص حیران و ششدر رہ گیا اور ذرا سی دیر میں یہ واقعہ مشہور ہو گیا اور ہر شخص کی زبان پر یہ واقعہ تھا زمانہ گزر جانے کے بعد آج بھی اس واقعہ کا ذکر جاری ہے۔ (بحوالہ حیات مخدوم الاولیاء)

تعلیم وتربیت

جب سن شریف چار برس چار مہینے اور چار دن کا ہوا تو موافق معمول خاندان مولانا گل محمد صاحب خلیل آبادی نے جو بڑے اہل دل اور عارف کامل تھے آپ کی بسم اللہ کرائی۔ اس کے بعد مولوی سلامت علی صاحب گورکھپوری اور مولوی قادر بخش صاحب کچھوچھوی سے تعلیم پائی۔ آپ عربی وفارسی کی تعلیم اپنے وقت کے جید علماء سے حاصل کی۔ دینی علوم سے فراغت کے بعد روحانیت کی جانب مائل ہوگئے آپ نے ۱۲۸۲ھ ہجری میں اپنے برادر اکبر حضرت سید شاہ ابو محمد حسین اشرفی الجیلانی قدس سرہ کے دست مبارک پر بیعت کر کے خلافت و اجازت خاندانی حاصل فرمائی اور پھر انہی کی زیر نگرانی منازل سلوک و عرفان طے کیں برادر محترم نے تکمیل روحانیت میں آپ کی بڑی مدد فرمائی آپ نے حصول روحانیت کے لئے سخت ریاضت و مجاہدہ کیا۔ ۱۲۸۵ھ ہجری میں حضرت سید شاہ حمایت اشرف اشرفی الجیلانی ابن سید شاہ نقی الدین اشرف اشرفی الجیلانی بسکھاروی کی دختر نیک اختر سے آپ کی شادی ہوئی۔ ۱۲۹۰ھ ہجری میں حسب ارشاد ارواح بزرگان ایک سال مسلسل غوث العالم سید اشرف جہانگیر سمنانی کے درگاہ پر چلّے کی غرض سے معتکف رہے۔ اسی مدت میں بہ برکت روحانی حضرت محبوب یزدانی مخدوم سلطان سید اشرف جہانگیر سمنانی قدس سرہ وبہ توجہ حضرت محبوب سبحانی قطب ربانی سید محی الدین عبد القادر جیلانی قدس سرہ تمام منازل ایقان و عرفان کو طے فرمایا۔ جب آپ چلہ کشی سے فارغ ہوئے تو آپ کی ذات سے جہانگیری آثار ظاہر ہونے لگے۔ آپ کی شخصیت میں ایسی کشش پیدا ہو گئی کہ جو شخص بھی ایک نظر آپ کو دیکھ لیتا آپ کا گرویدہ ہو جاتا تھا اور جب آپ منصب خلافت و سجادہ نشینی سے ممتاز ہوئے تھے تو آپ کے استاد محترم مولانا محمد قلندر بخش صاحب علیہ الرحمہ نے آپ سے بیعت کی تھی اور فرمایا تھا کہ مجھ کو مدت سے اس دن کا انتظار تھا۔ خدا کا ہزار ہزار شکر ہے جس نے آج میری مراد پوری کی۔ (بحوالہ تحائف اشرفی)

خوارق عادات

آپ کے خوارق عادات جو اخلاقی صفات میں مضمر ہیں کرامتوں کی طرح مشہور ہیں بلکہ کہا جاتا ہے کہ آپ کے انسانی کمالات نے آپ کو پیکر تسخیر بنادیا ہے۔ اگرچہ آپ کے صفاف و برکات غیر محدود ونامعدود ہیں لیکن بعض امور کا یہاں ذکر کیا جاتا ہے۔

۱۔ آپ سے کبھی کوئی لغزش شرعی نہیں ہوئی۔

۲۔ آپ نے کبھی کسی کے دل کو آزار نہیں پہونچایا۔

۳۔ آپ نے کبھی کوئی ایسا لفظ استعمال نہیں فرمایا جو کانوں کو مکروہ معلوم ہو۔

۴۔ آپ نے کبھی کسی سائل کے سوال کو رد نہیں فرمایا۔

۵۔ آپ نے اپنے دستر خوان کو ہمیشہ وسیع رکھا۔

۶۔ آپ نے مذہب ومشرب میں تقلیدی حثییت کو محبوب رکھا۔

۷۔ ارباب حاجت کی حاجات کو رفع کرنا آپ کا جبلی شعار ہے۔

۸۔ آپ نے راہ سلوک وتقلید مشائخ میں تشنیع خلائق کی کبھی پرواہ نہیں کی۔

۹۔ اعراس مشائخ چشتیہ کی شرکت کو ہمیشہ مشاغل خاندانی کی طرح عزیز ومحبوب رکھا۔

۱۰۔ بھائی بندوں کی محبت۔ مہمانوں کی عزت آپ کے خصائص سے ہے ان صفات کو دیکھ کر خاندان اشرفیہ کے چھوٹے بڑے سب آپ کی مدح وثنا میں رطب اللسان تھے۔ (تحائف اشرفی)

سلسلۃ الذھب ودیگر اذکار مخصوصہ

اعلیٰ حضرت اشرفی میاں کچھوچھوی علیہ الرحمہ نے بعض اذکار مخصوصہ کی تعلیم حضرت سید شاہ عمادالدین اشرف اشرفی عرف لکڑشاہ کچھوچھوی قدس سرہ سے پائی۔ حضرت لکڑشاہ علیہ الرحمہ خاندان اشرفیہ میں مشاہیر مشائخ سے گزرے ہیں اسی طرح دیگر اوراد وظائف کی اجازت اکثر علماء ومشائخ ہندوستان سے حاصل فرمائی۔ چنانچہ جناب حضرت راج شاہ صاحب سوندھوی قدس سرہ سے اجازت وخلافت خاندان قادریہ وخاندان زاہدیہ حاصل کی اور تعلیم سلطان الاذکار وشغل محمودآ اور دیگر اشغال مخصوصہ سے مشرف

ہوئے۔ حضرت مولانا شاہ محمد امیر کابلی قدس سرہ سے مقام بلیلا میں سلسلہ قادریہ منوریہ میں مجاز اور ماذون ہوئے اور تعلیم طریقہ خاص ذکر خفی قلبی جو مدت مدور سے متعلق ہے حاصل کی۔ اس سلسلے کو سلسلۃ الذہب کہتے ہیں جو عرفی طور سے چار واسطوں سے حضرت غوث الاعظم شیخ عبدالقادر جیلانی رضی اللہ عنہ تک پہنچتا ہے۔ یعنی اعلیٰ حضرت اشرفی میاں کو حضرت شاہ محمد امیر کابلی سے حاصل ہوا۔ ان کو حضرت مُلا اخون فقیر رامپوری قدس سرہ سے۔ ان کو حضرت شاہ منور الہ آبادی سے۔ جنکی عمر ساڑھے پانسو (۵۵۰) سال برس کی ہوئی۔ ان کو حضرت شاہ دولا قدس سرہ سے۔ ان کو حضرت غوث الاعظم شیخ عبدالقادر جیلانی رضی اللہ عنہ سے۔ اسی طرح سلسلہ اویسیہ اشرفیہ کی تعلیم حضرت سید محمد حسن غازیپوری سے حاصل ہوئی۔ سید محمد حسن غازیپوری کو شاہ محمد باسط علی قدس سرہ سے ان کو شاہ عبدالعلیم قدس سرہ سے۔ ان کو شاہ ابوالغوث گرم دیوان قدس سرہ سے۔ ان کو غوث العالم محبوب یزدانی حضرت مخدوم سلطان سید اشرف جہانگیر سمنانی سے۔ انکو خود عاشق رسول سیدنا حضرت اُویس قرنی رضی اللہ عنہ سے۔ علاوہ ازیں شغل تلاوت وجود، شغل اسم ذات، شغل جام جہاں نما، شغل ہفت دورہ، شغل خفی قلبی، شغل دونیم و دیگر اشغال و مراقبات و عمل شجرہ زر دو اوراد خمسہ و حرز یمانی حزب البحر و دعائے حیدری و دعائے بمشخ و حزر ابودجانہ و دعائے برہتی و چہل اسماء و سی وسہ آیت دافع سحر و قصیدہ بردہ و قصیدہ غوثیہ و درود اکبر و عمل سورہ جن و سورہ مزمل و سورہ یاسین و صلوٰۃ الختام وغیرہ کی اجازت حضرت قدوۃ السالکین مولانا سید شاہ اٰلِ رسول مارہروی علیہ الرحمہ سے حاصل ہوئی۔ اسی طرح حرز یمانی کی اجازت سید شاہ سعادت علی محقق احمد پوری قدس سرہ سے سلسلہ شطاریہ میں حاصل کی۔ حضرت مولانا سید شاہ عبدالقادر خلیفہ سید شاہ علی سجادہ نشین بغداد شریف سے مکہ معظمہ میں اجازت حرز یمانی مع ارشادات ظاہری و باطنی حاصل فرمائی۔ حضرت مولانا نوازش رسول سجادہ نشین بیتھوی سے اجازت خاندانی حرز یمانی بطریقہ عالیہ اشرفیہ حاصل کی۔ حضرت شاہ مقبول احمد حافظ عبدالعزیز دہلوی عرف اخون قدس سرہ سے دہلی میں حسب اجازت روحانیہ حضرت غوث الثقلین رضی اللہ عنہ اجازت کامل حرز یمانی و حزب البحر و دعائے بمشخ و دعائے حیدری و دیگر اعمال مخصوصہ حاصل کی۔ دلائل الخیرات کی اجازت آپ کو اپنے پیر و مرشد و برادر بزرگ علیہ الرحمہ کے واسطے حضرت

مولانا ابو الحیاء نعیم قدس سرہ فرنگی محلی لکھنوی سے حاصل ہوئی۔ نیز دلائل الخیرات کی اجازت حضرت سید شاہ عبد الغنی قدس سرہ بیتھوی اور حضرت سید محمد رضوان مدنی اور مولانا عبد الحق ہندی مہاجر مکہ معظمہ سے بواسطہ پیر و مرشد برادر بزرگ سے حاصل ہوئی۔ علاوہ ازیں جسقدر دیگر نعمات و برکات اعلیٰ حضرت اشرفی میاں علیہ الرحمہ کو مختلف واسطوں سے حاصل ہوئی۔ ان کی تفصیل بہت طویل ہے۔ مجمل یہ ہے کہ آپ کی ذات جامع الصفات تمام مشائخ کبار واکابر دیار و امسار کی نعمتوں اور سلاسل مختلفہ متعددہ کی برکتوں کا خزینہ تھے۔ ذالک فضل اللہ یوتیہ من یشاء۔

علاوہ برکات باطنیہ وانوار روحانیہ کے محبوب ربانی ہم شبیہ غوث الاعظم شیخ المشائخ حضرت سید شاہ ابو احمد المدعو محمد علی حسین اشرف اشرفی میاں الجیلانی رحمۃ اللہ علیہ ایک خاص اعتبار سے محض ظاہر بین آنکھوں کے لئے بھی ایک عجیب تصویر دلکش تھے یعنی آپ کو اکثر مشائخ کرام نے آپ کے جد اعلی محبوب سبحانی ابو محمد محی الدین عبد القادر جیلانی قدس سرہ سے شکل و صورت میں نہایت مشابہ بیان کیا ہے۔ اس تصدیق ارباب مشاہدہ تو اپنے روحانی مشاہدوں میں کرتے ہوں گے۔ صحائف اشرفی میں ہے کہ.......

ہم شبیہِ غوث الاعظم

محبوب ربانی شیخ المشائخ حضرت سید شاہ ابو احمد المدعو محمد علی حسین اشرف اشرفی میاں الجیلانی رحمۃ اللہ علیہ حلقہ مشائخ کرام میں احسن الوجوہ ہونے کے بنا پر شبیہ غوث الثقلین سے معروف اور جانے پہچانے جاتے تھے چنانچہ شیخ مارہرہ مقدسہ حضرت قدوۃ السالکین مولانا سید شاہ الِ رسول مارہروی علیہ الرحمہ نے اعلی حضرت اشرفی میاں علیہ الرحمہ کو شبیہ غوث الثقلین سے یاد فرمایا۔

امام اہلسنت امام احمد رضا فاضل بریلوی علیہ الرحمہ کو جب معلوم ہوا کہ ان کے پیر و مرشد حضرت الِ رسول علیہ الرحمہ کی طبیعت زیادہ ناساز ہے تو آپ خود بغرض مزاج پرسی مارہرہ شریف لے گئے۔ حضرت آلِ رسول علیہ الرحمہ اعلیٰ حضرت امام احمد رضا فاضل بریلوی کو دیکھ کر فرمایا کہ میرے پاس سرکار غوث اعظم علیہ الرحمہ والرضوان کی امانت ہے جسے اولاد غوث اعظم میں شبیہ غوث الثقلین مولانا سید شاہ

ابو احمد محمد علی حسین اشرفی کچھوچھوی کو سونپنی اور پیش کر دینی ہے اور وہ اس وقت شیخ المشائخ محبوب الٰہی حضرت نظام الدین اولیاء چشتی رضی اللہ عنہ کے آستانہ پر ہیں۔ محراب مسجد میں ملاقات ہو گی۔

چنانچہ الشاہ امام احمد رضا خاں فاضل بریلوی علیہ الرحمہ دلی تشریف لے لائے۔ حضرت محبوب الٰہی علیہ الرحمہ کے آستانہ پر حاضری دی پھر مسجد میں تشریف لائے تو واقعی پیر کی نشاندہی کے بموجب اعلیٰ حضرت اشرفی میاں کچھوچھوی علیہ الرحمہ کو محرابِ مسجد میں پایا اور برجستہ فی البدیہہ یہ شعر کہے:

اشرفی اے رخت آئینۂ حسن خوباں
اے نظر کردہ و پروردۂ سہ محبوباں

اے اشرفی میاں سرکار! آپکا چہرہ انور حسن و خوبی کا آئینہ ہے
آپ تینوں محبوبین ای کے پرور دہ اور نظر کردہ ہیں

۱. محبوب سبحانی غوث الاعظم شیخ عبد القادر جیلانی رضی اللہ عنہ (بغداد شریف)
۲. محبوب الٰہی سلطان المشائخ حضرت نظام الدین اولیاء بدایونی چشتی رضی اللہ عنہ (دہلی)
۳. محبوب یزدانی غوث العالم سلطان مخدوم سید اشرف جہانگیر سمنانی رضی اللہ عنہ (کچھوچھہ شریف)

پھر عرض مدعا کیا۔ اعلیٰ حضرت اشرفی میاں کچھوچھوی نے مارہرہ شریف میں حاضری دی حضرت سید شاہ آلِ رسول علیہ الرحمہ نے سلسلہ عالیہ قادریہ برکاتیہ کی اجازت اور خلافت بخشی اور یہ فرمایا کہ جس کا حق تھا اس تک یہ امانت پہونچادی۔ اس کے بعد حضرت آلِ رسول علیہ الرحمہ کے اعلیٰ حضرت اشرفی میاں کچھوچھوی خاتم الخلفاء کہلائے۔ (صحائف اشرفی)

یہی نقشہ ہے یہی رنگ ہے ساماں ہے یہی
یہ جو صورت ہے تیری صورت جاناں ہے یہی

ایک شبہ کا ازالہ

اعلیٰ حضرت اشرفی میاں کچھوچھوی علیہ الرحمہ کو آل رسول مارہروی علیہ الرحمہ سے دوئم ماہ ربیع الثانی ۱۲۹۶ھ ہجری کو اجازت و خلافت حاصل ہوئی اور ۱۸ / ذی الحجہ ۱۲۹۶ھ ہجری کو ان کا وصال ہوا، خاندان برکات میں حضرت مولانا سید شاہ محمد میاں مارہروی نے حضرت مولانا احمد رضا فاضل بریلوی علیہ الرحمہ کو خاتم الخلفاء تحریر فرمایا ہے جب کہ حضرت فاضل بریلوی کو ۲۵ / جمادی الآخر ۱۲۹۴ھ ہجری میں بیعت کا شرف اور اجازت و خلافت کی نعمت حاصل ہوئی۔ (حیات مخدوم الاولیاء)

سیاحت اور تبلیغ دین

تکمیل روحانی کے بعد آپ بزرگان دین و سلف صالحین کے نقش قدم پر چلتے ہوئے سیاحت کے لئے روانہ ہوئے آپ کا مقصد صرف تبلیغ دین تھا اسی نیک مقصد کے لئے آپ نے ہندوستان اور عرب ممالک کے طول و عرض میں کامیاب دورے کئے۔ لاکھوں غیر مسلموں کو مشرف بہ اسلام کیا اور لاکھوں افراد آپ کے دست مبارک پر تائب ہوئے آپ کی ذات سے سلسلہ اشرفیہ کو بڑا فروغ حاصل ہوا آپ کی عظیم روحانی شخصیت کو دیکھ کر ہندوستان ، پاکستان ، بنگلہ دیش، نیپال اور عرب ممالک میں عدن، جدہ، مکۃ المکرمہ، مدینۃ المنورہ، شام، حلب، ترکی، عراق، مصر، یمن کے جید علماء کرام نے آپ کے دست مبارک پر بیعت کی اور اکثر علماء کرام اور سادات عظام کو روحانی تربیت کے بعد سلسلہ عالیہ اشرفیہ کی خلافت سے نوازا ان علماء کرام اور سادات عظام میں:

مشہور خلفاء کرام

- ★ حضرت علامہ الشیخ الحاجی الحرمین الشریفین السید مرتضی الحسن مکۃ المکرمہ
- ★ حضرت علامہ الشیخ الحاجی الحرمین الشریفین السید آل رسول الحسین المکۃ المکرمہ
- ★ حضرت علامہ الشیخ محمد بن احمد مدنی کردی الاشرفی رحمۃ اللہ علیہ
- ★ حضرت علامہ الشیخ قاضی فخر الدین الاشرفی رحمۃ اللہ علیہ
- ★ الشیخ حمزہ ابوالجود المدنی الانصاری علیہ الرحمہ المعلم مدینہ منورہ

- الشیخ علی ابوالجود بن الشیخ ابوبکر الاشرفی علیہ الرحمہ المعلم مدینہ منورہ
- الشیخ محمد بہاء الدین خاشقجی المدنی علیہ الرحمہ قیمۃ الجنۃ المعلم مدینہ منورہ
- الشیخ حضرت السید احمد الحلوانی الاشرفی علیہ الرحمہ مدینہ منورہ
- مولانا الفاضل الشیخ محمد علی حسین الاشرفی علیہ الرحمہ باب السلام مدینہ منورہ
- المولوی الحافظ محمد علاء الدین البکری الاشرفی علیہ الرحمہ مدینہ منورہ
- جناب الشیخ محکم الدین الاشرفی علیہ الرحمہ باب الرحمہ مدینہ منورہ
- الشیخ حضرت علامہ محمد صالح صافی الاشرفی علیہ الرحمہ دمشق ملک شام
- الشیخ حضرت علامہ السید محمد عبد اللہ حسن الاشرفی علیہ الرحمہ ملک یمن
- فصیح اللسان عذب البیان حضرت سید شاہ نذر اشرف اشرفی الجیلانی علیہ الرحمہ
- خسرو "دربار اشرفی" صدر الافاضل حضرت محمد نعیم الدین اشرفی مرادآبادی علیہ الرحمہ
- ابوالمحامد علامہ سید محمد المعروف محدث اعظم ہند اشرفی الجیلانی علیہ الرحمہ
- مبلغ اسلام حضرت مولانا شاہ عبد العلیم میرٹھی صدیقی مدنی علیہ الرحمہ
- فخر العلماء حضرت علامہ سید شاہ محمد فاخر اشرفی الہ آبادی علیہ الرحمہ
- حضرت مولانا محمد عبد الحیٔ اشرفی برادر حضرت محدث سورتی علیہ الرحمہ
- مبلغ اسلام حضرت سید میر محمد غلام بھیک میر نیرنگ اشرفی علیہ الرحمہ
- استاذ العلماء حضرت علامہ مولانا سید شاہ امیر حمزہ اشرفی علیہ الرحمہ
- ابوالجمیل حضرت مولانا خلیل الدین اشرفی خلیل اللہ شاہ بریلوی علیہ الرحمہ
- مبلغ اسلام حضرت مولانا غلام قطب الدین اشرفی برہمچاری علیہ الرحمہ
- قطب ربانی مولانا سید شاہ طاہر اشرف اشرفی الجیلانی دہلوی علیہ الرحمہ
- امام المحدثین سید دیدار علی شاہ محدث الواری مفتی اعظم لاہور علیہ الرحمہ
- تاج العلماء مولانا مفتی محمد عمر اشرفی نعیمی فاضل مرادآبادی علیہ الرحمہ

- ★ بحر العلوم حضرت علامہ مفتی عبد الحفیظ حقانی حفظ اللہ شاہ اشرفی علیہ الرحمہ
- ★ مفتی اعظم پاکستان علامہ سید شاہ ابوالبرکات اشرفی لاہوری علیہ الرحمہ
- ★ مفسر قرآن علامہ سید شاہ ابوالحسنات احمد قادری اشرفی لاہوری علیہ الرحمہ
- ★ خطیب اعظم مولانا شاہ عارف اللہ اشرفی میرٹھی علیہ الرحمہ
- ★ مجاہد ملت حضرت علامہ شاہ حبیب الرحمن اڑیسوی علیہ الرحمہ
- ★ مفسر شہیر حکیم الامت حضرت علامہ مفتی محمد احمد یار خاں نعیمی اشرفی علیہ الرحمہ
- ★ سلطان الواعظین حضرت سید شاہ احمد اشرف اشرفی الجیلانی علیہ الرحمہ
- ★ حجۃ الاسلام حضرت علامہ شاہ حامد رضاخاں بریلوی خلف اکبر امام احمد رضا خاں علیہ الرحمہ
- ★ استاذ العلماء حضرت مولانا مفتی محمد عبد الرشید خان اشرفی ناگپوری علیہ الرحمہ
- ★ استاذ العلماء حضرت مولانا محمد یونس اشرفی سنبھلی علیہ الرحمہ
- ★ امین شریعت حضرت مولانا شاہ محمد رفاقت حسین اشرفی کانپوری علیہ الرحمہ
- ★ قطب مدینہ حضرت مولانا الشیخ محمد ضیاء الدین مدنی علیہ الرحمہ مدینہ شریف
- ★ رئیس المحققین حضرت مولانا سید سلیمان اشرف اشرفی بہاری علیہ الرحمہ
- ★ محقق کبیر صدر العلماء امام النحو حضرت غلام جیلانی اشرفی میرٹھی علیہ الرحمہ
- ★ جلالۃ العلم حافظ ملت حضرت مولانا عبد العزیز اشرفی محدث مرادآبادی علیہ الرحمہ
- ★ ابوالفتح حضرت علامہ سید محمد مجتبیٰ اشرف اشرفی الجیلانی علیہ الرحمہ
- ★ حضرت مولانا الشیخ سید شاہ عبد العزیز اشرفی علیہ الرحمہ مدینہ منورہ
- ★ استاذ العلماء حضرت علامہ مولانا محمد علی حسین اشرفی مدنی علیہ الرحمہ
- ★ پیر طریقت حضرت سید شاہ نذیر الحق اشرفی علیہ الرحمہ چاٹگام
- ★ غوثِ وقت سرکار کلاں حضرت سید شاہ مختار اشرف اشرفی الجیلانی علیہ الرحمہ
- ★ استاذ العلماء حضرت علامہ عارف اللہ شاہ قادری اشرفی علیہ الرحمہ

★ پیر طریقت حکیم حضرت سید محمد اقبال اشرفی علیہ الرحمہ

★ استاذ العلماء حضرت علامہ غلام قادر اشرفی علیہ الرحمہ

★ پیر طریقت حضرت سید ال حسن اشرفی سنبھلی علیہ الرحمہ

★ حضرت علامہ مفتی محمد حسین اشرفی سنبھلی علیہ الرحمہ

★ حضرت علامہ غلام علی اشرفی اوکاڑوی علیہ الرحمہ

★ پیر طریقت حکیم سید اشفاق احمد اشرفی الجیلانی علیہ الرحمہ

★ حضرت علامہ مفتی ابوذر روفی اسرائیلی وارثی اشرفی سنبھلی

★ پیر طریقت حکیم سید اخلاق احمد اشرفی علیہ الرحمہ

★ سید شاہ غلام معین الدین البخاری اشرفی اولاد مخدوم جہاں جہانیاں گشت علیہ الرحمہ

★ ابوالحسنات حضرت سید محمد احمد اشرفی علیہ الرحمہ لاہور

★ استاذ العلماء مولانا محمد مشتاق احمد کانپوری علیہ الرحمہ

★ مجمع السلاسل الطریقہ لسان الحقیقہ مولانا حبیب الحسنین اشرفی علیہ الرحمہ

★ سید محمد صدیق خلف الصدق سید مجتبیٰ اشرفی علیہ الرحمہ پنڈوا شریف

★ حضرت مولانا سید شاہ ابوالحسن المعروف بہ ابوالخیر اشرفی علیہ الرحمہ

★ حضرت مولانا سید شاہ نعمت اشرف اشرفی الجیلانی علیہ الرحمہ جائس

★ حضرت علامہ مولانا محمد عبدالحق اشرفی گنگوہی علیہ الرحمہ

★ مفتی آگرہ حضرت مولانا محمد نثار احمد کانپوری علیہ الرحمہ

★ استاذ زمن حضرت مولانا شاہ احمد حسن فاضل کانپوری علیہ الرحمہ

★ محدث اعظم پاکستان حضرت مولانا سردار احمد علیہ الرحمہ پاکستان

★ حضرت سید شاہ محمد مصطفی اشرف اشرفی الجیلانی علیہ الرحمہ

★ حضرت علامہ محمد عبیداللہ شاہ صاحب اشرفی علیہ الرحمہ سوندھ شریف

★ حضرت علامہ غلام محمد ترنم اشرفی امرتسری علیہ الرحمہ

★ خطیب العلماء مولانا نذیر احمد خجندی اشرفی میرٹھی علیہ الرحمہ

★ سید شاہ محمد سعید حسنی حیدری مدنی اشرفی علیہ الرحمہ

★ حضرت مولانا سید شاہ غلام علی معینی اشرفی علیہ الرحمہ اجمیر شریف

★ ابوالعرفان حضرت علامہ محمد عارف حسین اشرفی علیہ الرحمہ دہلی

★ شیخ المشائخ خلیفہ زین العابدین قادری رفاعی صابری چشتی اشرفی علیہ الرحمہ

★ استاذ العلماء حضرت سید محمد میراں اشرفی علیہ الرحمہ بھٹکل

★ حضرت علامہ مولانا محمد احمد مختار صدیقی اشرفی علیہ الرحمہ میرٹھ

★ حضرت علامہ قاضی محمد ایوب حسین اشرفی علیہ الرحمہ بدایوں شریف

★ ابوالبرکات حضرت مولانا احمد اشرفی علیہ الرحمہ الور

★ استاذ العلماء حضرت علامہ عبد الحکیم خجندی اشرفی علیہ الرحمہ

★ شمس العلماء حضرت محمد احسن اللہ فصیحی اشرفی علیہ الرحمہ غازی پور

★ ابولضیاء حضرت علامہ ریاض النور احمد صدیقی اشرفی علیہ الرحمہ

★ سید شاہ جعفر اشرف اشرفی الجیلانی علیہ الرحمہ کچھوچھہ شریف

★ حضرت علامہ محمد بشیر صدیقی اشرفی علیہ الرحمہ جنوبی افریقہ

★ فقیہ اعظم حضرت علامہ مولانا محمد یوسف اشرفی علیہ الرحمہ

★ حضرت حاجی خلیل احمد ہفت زبان اشرفی علیہ الرحمہ

★ حضرت علامہ مولانا عبد اللہ شاہ پشاوری العلوی اشرفی علیہ الرحمہ

★ ابوالقاسم حضرت علامہ مولانا انبر علی نیاز اشرفی علیہ الرحمہ

★ شیخ المشائخ حضرت سید شاہ فدا علی اشرفی جیلانی اولاد محبوب سبحانی علیہ الرحمہ

★ حضرت علامہ مولانا سید شاہ علی ہمدم اشرفی علیہ الرحمہ

- حضرت حکیم سید آل حسن اشرفی ہاپوری علیہ الرحمہ
- مداح رسول مولوی محمد اکبر خاں اشرفی مصنف میلاد اکبر علیہ الرحمہ
- استاذ العلماء حضرت مولانا مفتی امتیاز احمد اشرفی علیہ الرحمہ
- حضرت علامہ مولانا عبد الغنی اشرفی الجلالی ہزاروی علیہ الرحمہ
- حضرت محمد صوفی جان کامل علیمی اشرفی علیہ الرحمہ
- استاذ العلماء مولانا الشاہ عبد الحکیم صدیقی میرٹھی علیہ الرحمہ
- استاذ العلماء حضرت علامہ مولانا محمد عبد المجید انولوی علیہ الرحمہ
- حضرت مولانا عبد الاحد اشرفی ابن استاذ المحدثین حضرت مولانا وصی احمد سورتی علیہ الرحمہ
- شیخ المشائخ حضرت مولانا رستم علی اشرفی اکبر آبادی علیہ الرحمہ
- مبلغ اسلام حضرت الشاہ رکن الدین اشرفی مصنف رکن الدین علیہ الرحمہ
- سید شاہ رشید الدین فردوسی بہاری آستانہ مخدوم جہاں شرف الدین یحیٰ منیری علیہ الرحمہ
- مبلغ اسلام حضرت شاہ محمد قائم قتیل سراجی اشرفی داناپوری علیہ الرحمہ

کے اسمائے گرامی قابل ذکر ہیں انکے علاوہ ساڑھے تیرہ سو (۱۳۵۰) کی تعداد میں خلفائے کرام ہیں جو علم وفضل و روحانیت میں اپنی اپنی جگہ بلند مقام رکھتے ہیں اور ان کے ذریعے ہندوستان، پاکستان، بنگلہ دیش، نیپال اور عرب ممالک میں سلسلہ اشرفیہ کی خوب اشاعت ہوئی۔

صاحب "اعلیٰ حضرت اشرفی میاں علم و معرفت کی نظر میں" لکھتے ہیں:

آپ کی تبلیغ اور ارشادات کا دائرہ کا اتنا وسیع ہے کہ حیطہ ء تحریر میں لانا مشکل ہے۔ عہد خردی سے زندگی کی آخری گھڑی تک اسلام کی تبلیغ و اشاعت میں سرگرداں رہے اور مخدومی مشن کی نشر و اشاعت کے لئے تاعمر خاک پیمائی کرتے رہے۔ لاکھوں گم گشتہ راہ کو راہ مستقیم پر گامزن فرمایا۔ تشنگان علوم و معرفت اور متلاشیان حق کو جام معرفت سے سرسار کرکے حق کی راہ دکھائی۔ تبلیغ و ارشاد کا ہی جذبہ کارفرما تھا کہ آپ نے ہند و پاک کے ماسوا بہت سارے ممالک اسلامیہ کی سیر وسیاحت فرمائی۔ اس وجہ لوگ آپ مخدوم

جہانیاں جہاں گشت کا پرتو اور مخدوم اشرف کا مظہر اتم و حقیقی جانشین کہنے لگے۔ اس ضمن میں آپ کے مریدوں کی تعداد (۲۳۰۰۰۰۰) ۲۳ لاکھ اور خلفاء کی تعداد (۱۳۵۰) ساڑھے تیرہ سو سے زائد پہونچ گئی ہے [۱]۔

علاوہ ازیں آپ نے ایسے اسباب و عوامل کی طرف بھی اپنے توجہ مبذول فرمائی جن کو تبلیغ وارشاد میں کلیدی حیثیت حاصل ہے بلکہ ان میں بعض ایسے بھی اثر انداز عوامل اور موئثر اسباب کو اپنانے کی کوشش فرمائی جو دین و سنیت کا قیام و بقا اور دوام و استحکام انہیں سے وابستہ ہے۔ اس لئے آپ نے کتابیں تصنیف فرمائیں۔ مدارس قائم کئے، اشرفیہ لائبریری، اور پریس قائم فرمایا۔ بہت سارے مدارس کی سرپرستی فرمائی۔ جامعہ اشرفیہ مصباح العلوم مبارکپور، جامعہ اشرفیہ کچھوچھہ مقدسہ اور خانقاہ اشرفیہ حسنیہ سرکار کلاں درگاہ کچھوچھہ مقدسہ آپ کی حیات و خدمات دینیہ کے وہ زندہ جاوید نقوش ہیں جن پر دنیا ہمیشہ فخر کرے گی۔

(بحوالہ اعلیٰ حضرت اشرفی میاں علم و معرفت کی نظر میں صفحہ ۱۴)

مزید آپ کی خدمات دینیہ مدرسۃ الحدیث دہلی، دارالعلوم نعمانیہ دہلی، جامعہ نعیمیہ مرادآباد اور دارالعلوم حزب الاحناف پاکستان میں بھی شامل ہیں۔ (بحوالہ خانوادہ اشرفیہ کی عالمی درسگاہیں)

[۱] مجاہد ملت و بروایت دیگر مریدوں کی تعداد چالیس لاکھ اور خلفاء کرام کی تعداد دو ہزار سے زائد ہے۔

جامعہ اشرفیہ مبارکپور کا قیام

اعلیٰ حضرت اشرفی میاں کچھوچھوی نے مبارکپور میں ایک عظیم الشان دارالعلوم قائم کیا اور اس کا نام "جامعہ اشرفیہ" رکھا اس میں درس نظامیہ کا مکمل اہتمام کیا آپ نے ہندوستان کے جید علماء کو اس دارالعلوم میں تدریس کے لئے راغب کیا آپ کے حکم پر علماء نے رضامندی ظاہر کی اور پڑھائی لکھائی کا آغاز ہو گیا اور بہت تھوڑے عرصے میں یہ دارالعلوم ہندوستان کے بڑے مدارس میں شامل ہو گیا۔ یہاں سے ہر سال کافی تعداد میں علماء فارغ التحصیل ہوتے تھے۔ اعلیٰ حضرت اشرفی میاں کچھوچھوی خود اس کی کفالت فرماتے تھے جب سالانہ جلسہ ہوتا تو آپ بنفس نفیس مبارکپور تشریف لے جاتے جلسے کی صدارت فرماتے اور آخر میں اپنے دست مبارک سے فارغ التحصیل طلباء کی دستار بندی فرماتے یہ دارالعلوم آج بھی مبارکپور

میں موجود ہے اور اب تک بے شمار تشنگان علم یہاں آکر اپنی پیاس بجھا چکے ہیں یہ اعلیٰ حضرت اشرفی میاں علیہ الرحمہ والرضوان کا ایسا کارنامہ ہے جو ان شاء اللہ رہتی دنیا تک قائم رہے گا۔

پیر طریقت جانشین حضور امین شریعت حضرت مولانا المفتی الحاج الشاہ محمد محمود احمد قادری چشتی نظامی رفاقتی صاحب قبلہ "حیات مخدوم الاولیا محبوب ربانی" میں فرماتے ہیں کہ غوث وقت حضرت مخدوم المشائخ سرکار کلاں سید شاہ مختار اشرفی الجیلانی قدس سرہ نے فرمایا:

۱۳۴۰ھ ہجری میں میرے جد کریم اعلیٰ حضرت شیخ المشائخ محبوب ربانی مولانا الشاہ ابو احمد سید علی حسین اشرفی سجادہ نشین سرکار کلاں کی سرپرستی اور والد محترم حضرت علامہ ابو المحمود سید شاہ احمد اشرف جیلانی ولی عہد سجادہ نشین سرکار کلاں قدس سرہ کے اہتمام وانصرام میں

جامعہ اشرفیہ (مبارکپور)

کی بنیاد پڑی تھی، یہ جامعہ برسہابرس کتاب و سنت کی ترویج واشاعت کرتا رہا اسی جامعہ کے شیخ الحدیث محدث اعظم ہند، استاد گرامی مولانا عماد الدین سنبھلی، مولانا مفتی احمد یار خاں صاحب، علامہ مفتی عبد الرشید خاں صاحب، علامہ سید محی الدین اشرف اشرفی (اور ان کے خلف ارشد حضرت مولانا سید شاہ معین الدین اشرف) رحمۃ اللہ تعالی علیہم اجمعین نیز دیگر اکابر علماء مختلف عہدوں میں ہوتے رہے اور یہاں کے فارغین طلبہ آج اکابر ملت اسلامیہ میں شمار کئے جاتے ہیں۔

جامعہ اشرفیہ کو مقبول و مستحکم بنانے میں صدر الافاضل مولانا نعیم الدین مراد آبادی، حضرت مولانا فاخر صاحب الہ آبادی، حضرت مولانا عبد الباری فرنگی محلی رحمھم اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین کے مساعی جمیلہ کی بھی ایک طویل داستان ہے۔

"جامعہ اشرفیہ کے قیام کا ذکر خیر اعلیٰ حضرت و عظیم البرکت مخدوم الاولیاء نے اس یاد "فرمان" میں بھی فرمایا ہے۔

حضرت مخدوم المشائخ قدس سرہ کی ولی عہدی اور سجادہ نشین کے متعلق اپنی حیات بافیض کے آخری ایک ماہ قبل جمادی الاول ۱۳۵۵ھ ہجری میں تحریر فرمایا تھا۔

"اللہ تعالیٰ کا لاکھ لاکھ شکر ہے کہ ان کی اب دستار بندی ہو چلی ہے اور تمام علوم و معقول تفسیر و حدیث و فقہ و معانی و تصوف کو بکمال جانفشانی

جامعہ اشرفیہ

جو اس فقیر کا بنایا ہوا دارالعلوم ہے سے حاصل کیا"

جامعہ اشرفیہ (مبارکپور) کا انتظام انصرام حضرت عالم ربانی محبوب حقانی صاحب قبلہ قدس سرہ جیسے روشن دل و دماغ بزرگ فرماتے تھے، حضرت فرماتے تھے: اگر میری زندگانی نے وفا کی تو جامعہ اشرفیہ کو ہندوستان کا جامع ازہر بنادوں گا، ان کا عزم وارادہ انکے پوتے سیدی مرشدی صدرالمشائخ شیخ اعظم حضرت مولانا سید شاہ اظہار اشرف اشرفی الجیلانی قدس سرہ النورانی نے پایہ تکمیل کو پہونچایا۔

مزید جاننے کے لئے "**خانوادہ اشرفیہ کی عالمی درسگاہیں**" کا ضرور مطالعہ کریں۔

خانقاہ اشرفیہ حسنیہ سرکار کلاں کی تعمیر

اعلیٰ حضرت سید علی حسین اشرفی میاں نے غوث العالم محبوب یزدانی سید اشرف جہانگیر سمنانی قدس سرہ کی درگاہ سے کچھ فاصلے پر ایک خانقاہ قائم کی اور اس کا نام "خانقاہ اشرفیہ حسنیہ سرکار کلاں" رکھا آپ نے یہاں رشد وہدایت کی سلسلہ شروع کیا۔ ذکر وفکر مراقبہ اور دیگر معمولات مشائخ طریقت اس میں جاری کئے آپ ہر سال ۲۸/۲۹ محرم الحرام کو غوث العالم محبوب یزدانی سید اشرف جہانگیر سمنانی قدس سرہ کے عرس کی تقریبات اسی خانقاہ میں ادا فرماتے رہے اور اب بھی تمام تقریبات ادا کی جاتی ہے۔

وظائف اشرفی میں لکھا ہے "اعلیٰ حضرت قبلہ وکعبہ ۱۲۹۷ھ ہجری میں مسند سجادہ نشینی پر متمکن ہوئے اور سال مذکورہ کی ۲۸ محرم الحرام کو خرقہ خاندانی جو حضرت مخدوم سلطان سید اشرف جہانگیر سمنانی قدس سرہ کا عطیہ ہے زیب تن فرمایا۔ (بحوالہ وظائف اشرفی حصہ اول صفحہ ۷)

آپ کے مریدین ہندوستان، پاکستان، نیپال اور بنگلہ دیش کے دیگر شہروں سے آکر یہیں عرس میں شرکت کرتے ہیں آپ نے اس خانقاہ میں ایک بھی قائم کی تھی جس میں دنیا بھر سے کتب منگوا کر جمع کیں ان کتب میں بہت سی قدیم نایاب کتابیں بھی ہیں جو عظیم علمی سرمایہ ہیں آپ تا حیات اس خانقاہ کے سجادہ نشین رہے۔

ایک شبہ کا ازالہ

حاجی الحرمین الشریفین مخدوم الآفاق سید عبد الرزاق نور العین قدس سرہ النورانی ۷ ذی الحجہ ۸۷۲ھ ہجری میں وصال فرمایا۔ معتبر روایات سے پتہ چلتا ہے کہ سید عبد الرزاق نور العین نے اپنی زندگی ہی میں اپنے صاحبزادگان کو تبرک اور مختلف علاقوں کی ولایت عطا فرمادی تھی اور ان کے لئے مقام تجویز کر دیئے تھے تاکہ اپنے اپنے مقام پر رہتے ہوئے تبلیغ دین کا فریضہ ادا کر سکیں، چنانچہ بڑے صاحبزادے سید شاہ حسن کو اپنا جانشین بنایا اور ولایت کچھوچھہ عطا کیا دوسرے صاحبزادے سید شاہ حسین کو ولایت جونپور عطا کی تیسرے صاحبزادے سید شاہ احمد کو ولایت جائس رائے بریلی اور چوتھے صاحبزادے سید شاہ فرید کو ولایت بارہ بنکی عطا کی اس طرح آپ نے تمام صاحبزادگان کو علاقے عطا فرمائے لیکن اپنا جانشین سید شاہ حسن کو ہی بنایا۔ ہماری اس بات کی حیات محدث اعظم ہند کے مصنف کی اس تحریر سے ہوتی ہے وہ لکھتے ہیں:

"حضرت نور العین پاک نے ہر وجہ اور ہر لحاظ سے اکبریت حسن کا خاص خیال کھتے ہوئے اپنا قائم مقام خلیفہ اور سجادہ نشین سید شاہ حسن خلف اکبر کو بنایا اور خدمت آستانہ و جاروب کشی بھی ان کے سپرد فرمائی جیسا کہ مولانا صالح رودولوی خلیفہ سید شاہ کرم اللہ اشرف جائسی اپنے رسالہ "خلافت نامہ اشرفیہ" میں تحریر کرتے ہیں "چنانچہ حضرت نور العین وقت وفات خدمت جاروب کشی بخلف اکبر سپردند و سید حسین را بجون پور و سید احمد را بجائس و سید فرید را بردولی فرستادہ وصیت بجا آورند" اس بیان سے یہ حقیقت رونما ہوگئی کہ حضرت حاجی الحرمین الشریفین شیخ الاسلام والمسلمین سید عبد الرزاق نور العین کی وفات کے بعد درگاہ کچھوچھہ شریف کے تنہا واحد حقیقی اصلی اور جائز سجادہ نشین سید شاہ حسن خلف اکبریا سرکار کلاں تھے سید شاہ حسن خلف اکبریا سرکار کلاں کے عہد سجادگی میں ان کے چھوٹے بھائی سید شاہ حسین ایک عرصے کے بعد ولایت جونپور سے درگاہ کچھوچھہ شریف بغرض چلہ کشی پہنچے اور پھر مستقل سکونت اختیار کرنے کا ارادہ ظاہر فرمایا ولایت جونپور

چھوڑنے کی وجہ بھی بتائی جاتی ہے کہ "چوں بست و دو مواضع از بعض معتقدین بفتوح دارند حصہ سید حسین خلف ثانی نیز درآن قرار یافت بدیں وجہہ تعلق سکونت کچھوچھہ اختیار کردند"۔ (بحوالہ نامہ اشرفیہ)

بہر حال! سید شاہ حسین ثانی جب کچھوچھہ شریف پہونچے تو بڑے بھائی کی محبت و شفقت نے انہیں پناہ دی اور مستقل رہنے کی اجازت بھی ان کی بے نفسی وسیع القلبی اور والہانہ تعلق خاطر کا یہ عالم تھا کہ انہوں نے یہ بھی گوارہ نہ کیا کہ خود تمام حقوق رکھنے کے باوجود تنہا مراسم عرس ادا کریں اور چھوٹے بھائی کے نام کا چراغ روشن نہ ہو لہذا انہوں نے بکمال اخلاص و محبت اپنے چھوٹے بھائی سید شاہ حسین کو ۲۷ محرم الحرام کی تاریخ برائے ادائیگی مراسم عرس مرحمت فرمائی اور اپنے لئے ۲۸ محرم الحرام یعنی عرس حضرت مخدوم صاحب کی خاص تاریخ محفوظ رکھی اس طرح سید شاہ حسین خلف ثانی کو سید شاہ حسن خلف اکبر سرکار کلاں کے بخشندہ یا مرحمت کردہ حقوق سجادہ نشینی حدود درگاہ کچھوچھہ شریف ملے ورنہ نور العین نے انہیں ولایت جونپور کا سجادہ نشین نامزد فرمایا تھا۔ (حیات محدث اعظم ہند، ناشر الاشرف اکیڈمی صاحب گنج بہار)

اس سے معلوم ہوا کہ شیخ الاسلام والمسلمین مخدوم الآفاق حاجی الحرمین الشریفین سید عبد الرزاق نور العین الحسنی الحسینی قدس سرہ النورانی کے وصال کے بعد ان کے بڑے صاحبزادے سید شاہ حسن ہی درگاہ کچھوچھہ شریف کے سجادہ نشین تھے لیکن جب ان کے چھوٹے بھائی سید شاہ حسین ولایت جونپور چھوڑ کر کچھوچھہ شریف آئے تو انہوں نے کمال مہربانی اور خلوص و محبت کا مظاہرہ کرتے ہوئے انہیں جگہ دی بلکہ مراسم عر بھی تقسیم کرلیں چنانچہ ۲۷ محرم الحرام کو سید شاہ حسین درگاہ شریف میں مراسم عرس ادا کرتے ہیں اور اصل تاریخ یعنی ۲۸ محرم الحرام کو سید شاہ حسن جو درگاہ شریف کے سجادہ نشین تھے مراسم عرس ادا فرماتے تھے یہ سلسلہ عرصہ دراز تک اسی طرح جاری رہا۔ انہی دونوں بھائیوں کی اولادیں میں جلیل القدر علماء صوفیاء گرزے جنہوں نے اپنے علم و فضل اور روحانیت کے ذریعے تبلیغ دین کا فرائض بحسن و خوبی انجام دیا اور ان کے ذریعے سلسلہ اشرفیہ کی اشاعت کماحقہ ہوئی۔ حضور اعلیٰ حضرت اشرفی میاں قدس سرہ حضرت سید شاہ حسن قدس سرہ کے اولادوں میں سے ہے۔ جیسا کہ آپ نے اوپر (سلسلہ نسب) میں ملاحظہ کیا۔

جامع اشرف

خانقاہ اشرفیہ حسنیہ سرکارکلاں سے ہی ملا ہوا ایک بہت بڑا ادارہ ہے جس کا نام "جامع اشرف" ہے۔ یہ اہلسنت وجماعت کا عظیم ادارہ ہے۔ ۱۹۷۸ء عیسوی سے اسلامی تعلیمات کی نشرو اشاعت میں بہترین کردارادا کرتا آرہا ہے اب تک ہزاروں علماء، فضلاء، حفاظ و قراء فارغ ہو کر ہندوبیرون ہند میں اپنے خدمات میں دے رہے ہیں۔ اس ادارہ سے فارغ ہونے والے علماء اور فضلاء کو "جامعی" کہا جاتا ہے۔

ترانہ جامع اشرف

ہم طلبہ جامع اشرف ہیں آباد ہے مجھ سے میرا چمن
وابسطہ گیسوئے اشرفؔ ہیں ہم سے ہیں درخشاں صبح وطن
جو علم یہاں سے نکلے گا دینا کو روشن کردے گا
اپنے تو صدا سے روشن ہیں غیروں کو بھی روشن کردے گا
ہر صبح یہاں کی نورانی ہر شام میں رحمت افشانی
ہم اس کی عظمت ورفعت پہ جان اپنی قربان کردینگے
جو طاق حرم میں روشن ہے وہ شمع جلانی ہے ہم کو
اس شمع کی نورک کرنوں سے دنیا کو اجالا کردینگے
اپنوں کے لئے دل گیر ہیں ہم دشمن کے لیے شمشیر ہیں ہم
ہم ہیں اس در کے گدا ہم سے ہے جہاں میں امن وچمن (صدائے جامع اشرف)

تذکرہ مشائخ قادریہ میں ہے کہ مصنف لکھتے ہیں "آپ گاہے بگاہے اردو فارسی اور ہندی اشعار بھی کہتے تھے لیکن یہ اشعار آپ کے مسلک کے مطابق روحانیت میں ڈوبے ہوئے تھے آپ کا پورا کلام عارفانہ ہے یہ کلام "تحائف اشرفی" کے نام سے شائع ہو چکا ہے۔ (تذکرہ مشائخ قادریہ صفحہ ۲۴۶)

آپ کی کتب میں وظائف اشرفی، صحائف اشرفی، اور تحائف اشرفی بہت مشہور ہیں۔

کچھ عارفانہ کلام ملاحظہ فرمائیں:

عارفانہ کلام

آوارہ جہانم مست مئے الستم | بے نام و بے نشانم مست مئے الستم
دررو ئے خوبرویاں دیدم جمال جاناں | عین عیاں آنم مست مئے الستم
صحرائے غیب رفتم راز نہفتہ گفتم | بیروں زایں وآنم مست مئے الستم
رفتم بہ بزم دلبر خوردم شراب احمر | منت کشِ مغانم مست مئے الستم

اے اشرفی بہر جامانند شاہ راجا
بانالہ وفغانم مست مئے الستم

★★★★★★★★

اے حبیب خالق یکتائے من | دے رسول پاک دل آرائے من
از کشاکش ہائے غم عاجز شدم | لطف فرما سید وا لائے من
در پریشاں حالی ودربے کسی | آستانت ما من و ماوائے من
پیش سلطان مدینہ اے صبا | عرض کن حال مصیبت ہائے من

بر غلام عاجز خود اشرفی
رحم کن اے والی وآقائے من

★★★★★★★★★

سینے میں دل ہوا تپاں ایسا | کہ نہ ہو کوئی نیم جاں ایسا
گوشہ دل میں خوب آ ٹھہرے | یار پاتے کہاں مکاں ایسا
ہم چھپاتے رہے یہ چھپ نہ سکا | راز دل ہو گیا عیاں ایسا
نقد جاں دے کے بھی نہ ہاتھ لگا | تیرا سودا ہوا گراں ایسا

نکہت گل ہو جس طرح گل میں — یار دل میں ہوا نہاں ایسا

رگ جاں سے قریب تر ہے وہ — سخن اقرب سے ہے عیاں ایسا

اشرفی ناز کر تو اشرف پر

کون پاتا ہے خانداں ایسا

★★★★★★★★★

غم فراق سے رہتی ہے انتشار میں روح

جو وصل ہو تو رہے شاد جسم زار میں روح

نہ قبر پر بھی اگر بعد مرگ آیا تو

رہے گی تیرے ہی تا حشر انتظار میں روح

سنا دے مژدہ دیدار جلد اے قاصد

بہت دنوں سے تپاں ہے فراق یار میں روح

نہ سخت ہاتھ لگاؤ سنبھل کے شانہ کرو

چھپی ہے کاکلِ مشکیں کے تار تار میں روح

طبیب دیکھ کے بیمارِ عشق کو بولا

بس اک حباب سی باقی ہے جسم زار میں روح

اگر نہ آئے عیادت کو وقت نزع بھی تم

تڑپ تڑپ کے رہے گی مرے مزار میں روح

خبر نہیں تن لاغر کی اشرفی ہم کو

بھٹکتی پھرتی کہیں ہو گی کوئے یار میں روح

چھپائی کس لئے صورت دکھاکر
ہمیں آشفتہ و شیدا بناکر
پھر اپنے حسن کا جلوہ دکھادو
ہمارا سینہ آئینہ بناکر
تڑپتا ہے دل غمگین ہمارا
ملے گا کیا تمہیں ہم کوستاکر
جنوں عشق میں یارب کسی کو
نہ یوں میری طرح تو مبتلا کر
نہ بھولو اشرؔفی کو دل سے اشرؔف
در شاہانہ پر اپنے کو بلا کر

★★★★★★★★★

زلف بُتاں کے پیچ سے خالق بچائے دل
مرنا جسے قبول ہو جاکر پھنسائے دل
یارب کبھی کوئی نہ کسی سے لگائے دل
مر جائے زہر کھاکے کسی پر جو آئے دل
رکھوں کہاں میں اب سے پہلو کو چیر کر
ڈر ہے کہیں نہ یہ شرر غم جلائے دل
کرتا ہے ابتدائے محبت سے شوخیاں
فرمایئے تو قابو میں کس طرح آئے دل
اے اشرؔفی بتوں میں محبت ذرا نہیں
کس طرح کوئی سنگدلوں سے لگائے دل

ہم سے نہ کچھ پوچھئے شکل خیالی ہیں ہم
یار کے اسرار سے پر نہیں خالی ہیں ہم

نور احد ہم میں ہے جلوہ احمد بھی ہے
ذات جلالی ہیں ہم شان جمالی ہیں ہم

اپنا نشاں کیا کہیں کون بتائیں پتا
ہاں نہ جنوبی ہیں ہم اور نہ شمالی ہیں ہم

اشرؔف سمناں سے گر پوچھو تو ظاہر ہو یوں
نام کے ہیں اشرؔفی اشرف عالی ہیں ہم

(بحوالہ تحائف اشرفی)

اعلیٰ حضرت اشرفی میاں کچھوچھوی قدس سرہ النورانی نے تعلیم و تلقین کے سلسلے میں باشغل مریدوں کو تحریری ہدایات بھی جاری فرمائیں۔ جنکی تعداد ہزاروں میں ہوگی یہاں پر ماہنامہ اشرفی سے ایک ارشادنامہ نقل کیا جاتا ہے۔

"جمع تعلیم طریق"

پیارے عزیز شاد رہو بامراد رہو!

بعد دعا کے واضح ہو کہ تمہارا خط ۲۶/ جنوری ۱۹۳۲ء عیسوی کا فقیر کے ملاحظہ سے گزرا جو کچھ حالات اظہار کیفیت نمبروار تحریر ہے۔ سب پر فقیر نظر انداز ہوا۔

شجرہ پڑھنے کا طریقہ یہ ہے کہ شجرہ قادریہ چشتیہ منظوم صبح و شام بلکہ ہر نماز کے بعد بطور مناجات ہاتھ اٹھا کر پڑھا کرے اور ارواح پیران کو اپنا معین اور حامی تصور کرے اور جس طرح کے بعد نماز مغرب سر پر کپڑا ڈال کر آنکھیں بند کر کے بتصور صورت مرشد ذکر اسم ذات کرتے ہو، اسی طرح بعد نماز تہجد بھی کیا کرو۔

اور تم نے جو لکھا ہے کہ اس شغل سے مجھ کو نہایت لطف حاصل ہوتا ہے۔ ان شاء اللہ آئندہ اور بھی روحی مزہ حاصل ہوگا اور آنکھ بند کرنے کے بعد جو ایک سیاہی نظر آتی ہے اس کے مطالعہ کے بعد ایسا معلوم ہوگا کہ جیسے ابر سیاہ پھٹ گیا اور روشنی ہوگئی۔ پھر اس میں اگر تمہارا تصور کامل ہے تو جمال مرشد پیش نظر ہوگا۔ کچھ دنوں کے بعد یہ بھی معلوم ہوگا کہ ہمارے مرشد ہم کو زبانی تعلیم کررہے ہیں اور کبھی خواب میں تم کو صورت نظر آئے گی اور اسی عالم میں تم کو ہدایت ہوجائے گی اور ہر پنجشنبہ کو درمیان شب اور فجر کے جو تم اسم یا غنی ہزار مرتبہ پڑھتے ہو اس کو ترک نہ کرنا اول آخر اس کے درود شریف گیارہ گیارہ بار پڑھا کرنا۔

اور ہر روز بعد ادائے نماز فجر سورہ اذا جاء مع بسم اللہ پچیس مرتبہ پڑھا کرنا، یہ عمل حضرت سلطان المشائخ نظام الدین اولیاء رحمۃ اللہ علیہ کا ہے اس کا پڑھنے والا نہ محتاج رہے گا نہ مقروض رہے گا۔

وظائف پنج گنج جس کو اوراد حسینی کہتے ہیں، اس کو پانچوں نماز کے بعد پڑھے رہو اور نماز فجر سورۃ یاسین اور بعد نماز ظہر سورہ انافتحنا اور بعد نماز عصر سورہ عم یتساءلون اور بعد نماز مغرب سورہ واقعہ اور بعد نماز عشاء سورہ ملک ایک ایک بار سب سورتوں کو پڑھنا مگر سورہ مزمل کو بعد نماز عشاء گیارہ مرتبہ پڑھا کرنا۔

یہ وظائف تمہارے واسطے فلاح دنیا اور آخرت کے کافی ہے اور بس ہوں گے اور اسی وظائف پر قناعت کرو، پنجشنبہ کو ہفت سورہ اور رات دن ورد جواہر القرآن یہ سب اوراد بہتر ہیں لیکن تمہارے واسطے جس قدر فقیر نے ہدایت کی ہے اس کے پابند رہو۔

اس کے بعد امید ہے کہ بہت جلد فقیر بدایوں سے بریلی آئے گا اور جو کچھ تمہارے مناسب معلوم ہوگا تعلیم کرے گا، اور تمہاری بیوی کے واسطے ایک تعویذ روانہ کرتا ہوں ان کے گلے میں موم جامہ کرکے باندھ دینا، جب بچہ پیدا ہو تو تعویذ اتار کر بچہ کے گلے میں پہنا دینا۔ ان شاء اللہ بچہ صحیح و سالم پیدا ہوگا، اور فقیر نے تمہاری ملازمت اور کامیابی کے لئے دعا کی ہے اللہ قبول فرمائے گا۔

فقیر سید علی حسین اشرفی جیلانی"۔

(بحوالہ ماہنامہ اشرفی کچھوچھہ مقدسہ شعبان المعظم ۱۳۴۱ ہجری صفحہ ۱۵)

چند ملفوظات طیبہ

اعلی حضرت عظیم البرکت مخدوم الاولیاء مرشد العالم محبوب ربانی سید شاہ علی حسین اشرفی میاں کچھوچھوی علیہ الرحمہ کے ارشادات وملفوظات جمع نہیں کئے گئے یا پھر یہ کہ اس کا علم اب کسی کو نہیں ہے۔ پھر بھی بعض جگہ کچھ ارشادات وفرمودات حکمت آگئیں محفوظ ہیں ارشاد فرمایا:

★ ضمانت، شہادت وامانت ان تینوں سے بچو ورنہ کسی بھی وقت مصیبت میں مبتلا ہو جاؤ گے۔

★ طالبان حقیقت جب تک اپنے پیر و مرشد سے والہانہ عقیدت اور فدویانہ محبت نہ رکھیں گے فیضیاب نہ ہوں گے اور نہ ہی منزل پا سکیں گے۔

★ جب تک کسی طالب میں انا باقی ہے وہ باکمال نہ ہو گا۔ انا طالب کو ذرا ذرا سی بات میں توہین ذات کا تصور دیتی ہے، اسی طرح عجز کے بجائے کبر پیدا ہوتا ہے جو اللہ کو پسند نہیں ہے۔

★ کسی تکلیف میں بھی نماز ترک نہ کرو، قرب الہی حاصل نہ کر سکو گے۔

★ جب مسافر کو راہ سلوک میں یہ وہم پیدا ہو جائے کہ وہ سب کچھ پا گیا، تو وہ کچھ بھی نہ پا سکے گا۔

★ جب کوئی سب کچھ ہونے کے باوجود یہ سمجھے کہ میں کچھ نہیں تو وہی کامران ہو گا اور درجہ ولایت پر فائز ہو گا۔

★ عارف کی ذرا سی غلطی اسے عرش معلیٰ سے تحت الثریٰ پہونچا دیتی ہے۔ لہذا لغزش سے بچنا چاہیے۔

کرامات اولیاء اللہ

قال الاشرف: الکرامۃ ھی خارق العادۃ تصدر عن ھذہ الطائفۃ علے حسب المراد والغیر۔

غوث العالم محبوب یزدانی مخدوم سلطان سید اشرف جہانگیر سمنانی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ کرامت ایک امر خارق العادۃ ہے جو صوفیہ کرام سے ان کی مراد کے مطابق اور بغیر مراد کے ظہور میں آتا ہے۔ (ملفوظات سید مخدوم اشرف جہانگیر سمنانی رضی اللہ عنہ)

آپ رضی اللہ عنہ سے کسی نے سوال کیا کہ کرامات اولیاء کے اثبات میں دلائل کیاہیں وہ کون سے دلائل ہیں جن سے کراماتِ اولیاء ثابت ہے؟

آپ نے فرمایا کہ ہمارے امام سیدنا امام مستغفری رضی اللہ عنہ نے فرمایاہے کہ کرامات اولیاء کا ثبوت کتاب حق میں موجود ہے اور صحیح روایات اور اجماع اہل سنت و جماعت سے بھی ثابت ہے کتاب الٰہی میں یہ ثبوت موجود ہے اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے:۔

کلمادخل علیھازکریاالمحراب وجدعندھارزقا (سورۃال عمران)

ترجمہ: جب زکریا اس کے پاس اس کی نماز پڑھنے کی جگہ جاتے اس کے پاس نیا رزق پاتے (کنزالایمان)

مفسرین نے اس بارے میں فرمایاہے کہ باالاجماع وہ دیکھا جاتا تھاتو یہ آیت کرامات اولیاء کے منکر کے لئے حجت ہے۔ مزید آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ کرامات کا ظہور اولیاءاللہ سے جائز ہے۔ عقلاً اور نقلاً دونوں اعتبار سے۔ اس سلسلہ میں جواز عقلی تو یہ ہے کہ قدرت حق تعالیٰ میں کسی کو مجال ودخل نہیں ہے اور یہ ممکنات میں سے ہیں۔ جس طرح انبیاء علیہم السلام کے معجزات اور یہ اہل سنت و جماعت کے مشائخ عارفین وعلماء اصولین وفقہائے محدثین کا مذہب ہے اور ان کی کتابیں اسے بارے میں ناطق ہیں شرق و غرب اور عرب و عجم میں اہل سنت و جماعت کے نزدیک پسندیدہ اور صحیح قول یہ ہے کہ جو کچھ انبیاء علیہم السلام کے لے معجزات سے جائز ہے اولیاء کرام کے لئے اس کے مثل کرامت سے جائز ہے لیکن عدم دعویٰ شرط ہے اور جو شخص یہ کہتاہے کہ معجزہ اور کرامت میں فرق نہیں ہے وہ غلط کہتاہے اس لئے کہ ظہور معجزہ کے سلسلہ میں نبی پر یہ واجب ہے کہ وہ اس کا دعوی کرے اور کرامت میں ولی پر واجب ہے کہ اس کو پوشیدہ رکھے۔ البتہ ضرورت کے وقت اس کو ظاہر کر سکتاہے یاایسی حالت ہو جس پر ولی کو اختیار نہ ہویااس کا اظہار محض اس لئے ہو کہ مریدوں کے اعتقاد کو ظہور کرامت سے تقویت حاصل ہو۔

مزید علم میں اضافہ کے لئے بتادوں کہ غوث العالم محبوب یزدانی مخدوم سلطان سید اشرف جہانگیر سمنانی رضی اللہ عنہ ساتویں ہجری کے مجدد اعظم تھے۔ جیساکہ صحائف اشرفی میں ہے: بارہ سال کی عمر میں علوم معانی وبلاغت ومعقول ومنقول تفسیر وفقہ وحدیث و اصول جملہ علوم سے فازغ ہوئے۔ دستار فضیلت

سر اقدس پر باندھی گئی۔ فن حدیث میں حضرت محبوب یزدانی نے حضرت سیدنا امام عبداللہ یافعی سے مکہ معظمہ میں سند حدیث حاصل کی اور مقام اسکندریہ میں حضرت سیدنا نجم الدین کبریٰ کے صاحبزادے سے سند حدیث حضرت کو ملی تھی اور حضرت بابا مفرح سے سند حدیث حاصل کی جن کو بابا فرح محدث سے سید حدیث حاصل ملی تھی اور حضرت سیدنا احمد حقانی سے بھی حضرت کو سند حدیث حاصل ہوئی۔

حضرت مولانا عضد الدین شبانگاہ جو استاذ علماء زمانہ تھے اور ہر علوم میں کمال رکھتے تھے فرماتے ہیں کہ حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ دین اسلام میں ہر شروع صدی میں ایک عالم میری امت میں پیدا ہوگا۔ اس کے وجود سے رواج کار دین اسلام ہوگا اور اہل جہاں کا استاد اور رہنما ہوگا۔

علماء سلف نے موافق اس حدیث کے، پہلے صدی ہجری میں حضرت سیدنا عمر بن عبد العزیز رحمۃ اللہ علیہ کو مجدد اول صدی کا جانا اور دوسری صدی میں حضرت سیدنا امام شافعی مطلبی رحمۃ اللہ علیہ اور تیسری صدی میں حضرت سیدنا مولانا ابو العباس احمد بن شریح رحمۃ اللہ علیہ اور چوتھی صدی میں حضرت سیدنا ابوبکر بن طیب باقلانی رحمۃ اللہ علیہ اور پانچویں صدی میں حجۃ الاسلام حضرت سیدنا امام محمد بن محمد غزالی رحمۃ اللہ علیہ اور چھٹی میں حضرت سیدنا امام فخر الدین رازی محمد بن عمر الرازی رحمۃ اللہ علیہ اور ساتوں صدی میں حضرت قدوۃ الکبریٰ محبوب یزدانی سلطان سید اشرف جہانگیر سمنانی قدس اللہ روضہ تھے۔

(بحوالہ صحائف اشرفی صفحہ ۱۱۵)

اور تو اور آپ کا شمار تابعین میں بھی ہوتا ہے چنانچہ حضرت نظام یمنی علیہ الرحمہ فرماتے ہیں:

غوثیت کے اعلیٰ ترین مرتبے پر فائز ہونے کے علاوہ حضرت مخدوم سید اشرف جہانگیر سمنانی قدس سرہ نے حضرت سیدنا ابو الرضا حاجی رتن ابن ہندی رضی اللہ عنہ جو صحابی رسول ﷺ تھے، کے دیدار و ملاقات کا شرف بھی حاصل فرمایا۔ چنانچہ حضرت مخدوم سمنانی رضی اللہ عنہ ہی کا ارشاد ہے:"وقتی کہ ایں بملازمت حضرت ابو الرضا رتن رسید داز انواع لطائف ایشاں بہرمند شدہ یک نسبت خرقہ ایں فقیر بحضرت رتن میرسد وادرا بحضرت رسول اللہ ﷺ۔ (بحوالہ لطائف اشرفی جلد ا ص ۳۷۸)

اس لحاظ سے آپ تابعی ہوئے اور اس امتیازی وصف نے حضرت مخدوم قدس سرہ کی ذات گرامی کو جملہ مشائخ کے درمیان منفرد اور بے مثال بنادیا۔ حضرت حاجی رتن رضی اللہ عنہ کے تفصیلی حالات کے لئے ملاحظہ ہو:

علامہ ابن حجر عسقلانی کی کتاب " الاصابۃ فی تمییز الصحابۃ" صفحہ ۲۲۵ تا ۲۳۲ اور اجمالی کے لئے، اذکار ابرار صفحہ ۲۷،۲۶)

امام اہلسنت مجدد دین وملت الحافظ القاری المفتی الشاہ امام احمد رضاخاں فاضل بریلوی علیہ الرحمہ فرماتے ہیں:

ترے غلاموں کا نقش قدم ہے راہ خدا
وہ کیا بہک سکے جو یہ چراغ لے کے چلے

تیری نسل پاک میں ہے بچہ بچہ نور کا
تو ہے عین نور تیرا سب گھرانا نور کا

(حدائق بخشش)

کشـــف و کرامـــــات

محبوب ربانی اعلی حضرت اشرفی میاں کچھوچھوی علیہ الرحمہ کے باطنی کمالات کرامتوں کی طرح مشہور ہیں حضور پرنور کی ذات منبع برکات وحسنات کرامتوں کا عطر مجموعہ تھی، سب سے زیادہ اس وقت حیرت ہوتی ہے جبکہ منطق و فلسفہ، کلام و اصول کے سمندر کے غواص اور نہنگوں کو حضور اعلیٰ حضرت اشرفی میاں کی کرامتیں بیان کرتے سنا جاتا ہے۔ حضور اعلیٰ حضرت اشرفی میاں کی بڑی کرامتوں میں ایک بڑی کرامت یہ بھی ہے کہ جن پر کرم کی نگاہ ڈالدی اور جس کو بھی صحبت کی برکت حاصل ہوگئی وہ مجموعہ خوبی اور کمالات ہوگیا۔

فاتحہ پڑھو فاتحہ پڑھو

اعلی حضرت اشرفی میاں دہلی میں گلی قاسم جان میں اپنے خاندانی عزیز خانوادہء سرکار حسینی اشرفی کے رکن حکیم سید اشفاق احمد اشرفی جیلانی کے یہاں قیام فرماتھے۔ ایک دن دستر خواں پر دوپہر کے وقت ۲۵/۳۰ آدمیوں کی موجودگی میں سب سے مخاطب ہوکر فرمایا: "فاتحہ پڑھو فاتحہ پڑھو" سب نے آپ کے ساتھ فاتحہ میں شرکت کی اس کے بعد فرمایا۔ "بمبئ میں میرا ایک مرید کا انتقال ہوگیاہے اور ابھی اس کی نماز جنازہ پڑھی گئی ہے" سب لوگ خاموش ہوگئے، شاید ایک ہی گھنٹہ کے بعد ٹیلی گرام موصول ہوا اور مرید کے انتقال کی خبر موصول ہوئی۔

ایک پرچہ

مولانا محمد صادق صاحب اشرفی قصوری لکھتے ہیں کہ حاجی ابراہیم میمن مقیم کراچی جوناگڑھ تشریف لے گئے ریل میں سوار تھے، راستہ میں یہ تمناہوئی کہ سناہے اعلیٰ حضرت اشرفی میاں بڑے پایہ کے بزرگ ہیں، غوث الاعظم کے اولادہیں اور ہم شکل بھی ہیں، توکیوں نہ اعلیٰ حضرت اشرفی میاں سے مرید ہوجائے، لیکن ساتھ ہی یہ بھی خیال پیداہوا کہ اعلیٰ حضرت اشرفی میاں بہت ضعیف ہیں، نہ معلوم میری یہ آرزو پوری ہو یا نہ ہو، ریل تیز رفتار سے جارہی تھی، کہ ایک پرچہ گود میں گرا اس کو کھول کر پڑھاتو لکھا تھا، کہ ابھی فقیر کی زندگی کے بارہ سال باقی ہیں، اور تم جوناگڑھ اسٹیشن کے باہر آؤگے تو فقیر کا ہاتھی پر جلوس آرہاہو گا اور تم کو فقیر اسٹیشن کے باہر ہی مرید کرے گا، حاجی ابراہیم میمن کی خوشی کی انتہا نہیں رہی، پرچہ کو چوما اور جیب میں رکھ لیا جب جوناگڑھ اسٹیشن سے باہر آئے تو دیکھا کہ ایک جم غفیر چلا آرہاہے اور ہاتھی پر ایک حسن و جمال کے پیکر بزرگ تشریف فرماہیں۔ حاجی ابراہیم جیسے ہی جلوس کے قریب گئے تو آواز آئی۔

حاجی ابراہیم قریب آؤ چنانچہ سب نے جگہ دی اور حاجی ابراہیم ہاتھی کے قریب چلے گئے تو اعلیٰ حضرت اشرفی میاں نے اپنا رومال لٹکایا کہ پکڑلو، جس قدر لوگ قریب تھے سب نے بیعت کرلی۔

کتـــاب کا صفــحـه

حضور اعلیٰ حضرت اشرفی میاں قدس سرہ ایک مرتبہ مرادآباد جامعہ نعیمیہ میں اپنے فرزند روحانی اعلم علمائے عصر صدر الافاضل استاذ العلماء حافظ مولانا سید شاہ نعیم الدین اشرفی جلالی المخاطب بہ نعیم اللہ شاہ علیہ الرحمہ کے یہاں تشریف فرماتھے۔ حضرت استاذ العلماء کسی مسئلہ میں ایک کتاب کی ورق گردانی میں مصروف تھے بار بار اوراق الٹ پلٹ رہے تھے۔ اور دیر سے یہ معاملہ جاری تھا۔ حضور نے دریافت کیا فرزند کیا پیشانی ہے؟ استاذ العلماء نے عرض کیا حضور فلاں مسئلہ دیکھنا چاہتا ہوں بہت ضروری ہے وہ نہیں مل رہا ہے۔ حضور نے فرمایا اس کتاب کا فلاں صفحہ فلاں سطر دیکھو۔ استاذ العلماء نے نشاندادہ صفحہ دیکھا مسئلہ مل گیا۔

استاذ العلماء نے عرض کیا:

"حضور! اصل علم تو آپ کے پاس ہے"۔ (ماہنامہ آستانہ کراچی فروری ۹۳)

اُدھر چـــــل جا

عبد الرحمن صاحب اشرفی نے بیان کیا کہ ہم لوگ ہر سال حضور غوث اعظم رضی اللہ عنہ کی گیارہویں شریف کی فاتحہ نہایت ہی اہتمام سے کرتے تھے، پوری تیاری کے بعد یکایک موسم بدل گیا آسمان کالے کالے بادلوں سے گھر گیا حضور بھی تشریف فرماتھے، خدمت میں حاضر ہو کر استغاثہ کیا گیا حضور نے بادل کی طرف انگلی کے اشارے سے فرمایا۔

"ادھر چل جا"

بادل دیکھتے ہی پھٹا مطلع صاف ہو گیا، گیارہویں شریف کی نیاز حضور اولاد غوث الاعظم کے زیر سایہ خوب شان و شوکت سے ہوئی۔

ٹـــــرین سنگل پر رک گئی

اعلی حضرت اشرفی میاں برہان پور تشریف فرما ہوئے واپسی کے وقت اسٹیشن پر مغرب کی نماز ادا فرما کر اور ادو ظائف میں مشغول ہو گئے۔ ٹرین آئی حاضرین خدام نے عرض کیا حضور ٹرین آگئی، لیکن حضور نے توجہ

نہ فرمائی اور اد میں مشغولیت جاری رکھی۔ جب خدام نے دیکھا کہ ٹرین روانہ ہو رہی ہے تو سامان اتار لیا اور ٹرین روانہ ہو گئی خدام نے مشغولی کی بعد عرض کیا کہ حضور ٹرین جا چکی ہے۔

حضور نے فرمایا:

"بغیر فقیر کو لئے کیسے جا سکتی ہے"

تھوڑی دور جا کر ٹرین سنگل پر رک گئی، ڈرائیور نے کوشش کی لیکن ٹرین آگے نہیں بڑھی۔ اس کوشش میں ڈرائیور نے گاڑی پیچھے کی، ٹرین چلنے لگی، اس طرح پلیٹ فارم پر آگئی، پھر ٹرین نہ آگے بڑھتی تھی اور نہ آگے کی طرف جاتی تھی، سامان گاڑی میں رکھا گیا اور اعلیٰ حضرت تشریف فرما ہوئے ڈرائیور نے پھر آزمائش کی، ٹرین چل پڑی گارڈ انگریز تھا اس نے یہ واقعہ دیکھا تو بڑا متحیر ہوا، ہدایت اسلام تو اسکے نصیب میں نہ تھی۔ اسلئے اسلام کی دولت سے محروم رہ گیا۔

دیکھو تـــو سامنے

اعلی حضرت اشرفی میاں کی سیف زبانی مشہور تھی ایک خادم مرید رشید سے فرمایا کہ سوئی گری ہوئی ہے اس کو اٹھاؤ اس کو سوئی نظر نہیں آئی حضور نے فرمایا:

"کیا اندھا ہو گیا ہے کہ سوئی نظر نہیں آتی"

اتنا فرمانا تھا کہ اس کی بینائی غائب ہو گئی، مرید نے عرض کیا، حضور اب اندھا ہو گیا ہوں کچھ دکھائی نہیں دیتا ہے۔ ایک مقرب نے باادب عرض کیا، حضور کی نگاہ کرم سے تو دل بھی بینا ہو جاتا ہے مگر حضور کے فرمانے سے یہ اندھا ہو گیا، کرم کی نگاہ پھر سے ہو جائے حضور نے فرمایا:

"کون پیر چاہے گا کہ اس کا مرید اندھا ہو جائے"

پھر ارشاد فرمایا:

دیکھو تو سامنے کیا ہے؟

اس کی آنکھ روشن تھی۔

بارش تھم گئی

جامع معقول و منقول استاذ العلماء حضرت مولانا محمد سلیمان صاحب اشرفی علیہ الرحمہ فرماتے تھے کہ ہم لوگ کچھوچھہ مقدسہ میں پڑھتے تھے۔ برسات کا زمانہ تھا، بارش رک رک کر ہو رہی تھی۔ جب بارش ہوتی ہم لوگ کمروں میں چلے جاتے اور جب تھم جاتی، باہر نکل پڑتے جب کئی بار ایسا ہوا تو اعلی حضرت نے فرمایا،

جنم بھر برسے برسنا نہیں آیا"

اس کے بعد بارش موقوف ہو گئی۔

موت کی خبر

جناب محمد رفیق صاحب اشرفی مرادآبادی بیان کرتے ہیں کہ مجھ سے ڈاکٹر عنایت نبی صاحب اور انکے فرزندوں ڈاکٹر مشتاق بنی صاحب اور سید ارشاد علی صاحب نے بیان کیا کہ بمبئی میں ایک ہندو رئیس تھا، جس کے بس ایک ہی لڑکی تھی اور وہ ہمیشہ بیمار رہتی تھی، ممکن علاج سے فائدہ نہیں ہوتا تھا، اعلیٰ حضرت اشرفی میاں کا بمبئی کا سفر ہوا، اس ہندو رئیس کو حضور کی تشریف آوری کی خبر ہوئی وہ دعا کرانے کے لئے حاضر خدمت ہوا اور دعاء کے لئے درخواست کی، آپ نے فرمایا کل دعاء کروں گا وہ مطمئن ہو کر گھر چلا گیا، مگر شام کو مرض نے شدت اختیار کی اور لڑکی مر گئی۔ اس کی بیوی رونے پیٹنے لگی، ہندو رئیس نے بیوی سے کہا، خاموش رہو، لڑکی کی موت کی خبر کسی کو نہ دینا، بابا نے کل دعاء کے لئے فرمایا ہے۔ تو میں دعاء کراؤں گا، صبح ہوئی وہ حاضر ہوا۔

اعلیٰ حضرت اشرفی میاں اس کے گھر تشریف لے گئے پھر اس نے کہا، حضور بچی کی صحت کی دعاء فرمائیں، حضور نے کچھ پڑھنا شروع فرمایا، چند سکنڈوں میں لڑکی کے بدن میں حرکت پیدا ہوئی، رئیس نے عرض کیا، بابا یہ تو مر گئی تھی، میں نے آپ کو اطلاع نہیں دی، آپ کی دعاء سے یہ زندہ ہو گئی، حضور نے ارشاد فرمایا:۔

"نہیں میاں وہ سکتے میں تھی"۔

بیٹا ہوگا ضرور

علامہ اجل محدث شہیر مصنف کبیر حکیم الامت حضرت مولانا مفتی احمد یار خاں نعیمی اشرفی قدس سرہ حضور اعلیٰ حضرت کے آخری زمانہ ظاہری میں جامعہ اشرفیہ کچھوچھہ مقدسہ میں مفتی و شیخ الحدیث تھے، ان کے مخصوص شاگرد قاضی عبد النبی کوکب نے تحریر فرمایا ہے کہ ایک دن حضرت مفتی صاحب نے حضور اعلیٰ حضرت سے اولاد کے لئے درخواست کی، ارشاد فرمایا، بیٹا ہوگا ضرور ہوگا۔ ذوالفقار نام رکھنا"
چنانچہ صاحبزادہ کی ولادت ہوئی اور مفتی مختار خاں کے نام سے معروف و مشہور ہوئے۔

فقیر کی دھمکی

حضرت مولانا الحاج سید شاہ ابو الفتح مجتبی اشرف اشرفی الجیلانی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ اعلیٰ حضرت بمبئی میں اپنے ایک مرید کے مکان پر تشریف فرما تھے اس کی دوکان نچلے منزل میں تھی۔ دوران قیام اس مرید کی دوکان پر ایک درویش آیا اور دوکاندار سے بالجبر مانگنے لگا۔ دوکاندار نے کہا کہ نہیں دونگا۔ فقیر نے کہا اگر نہیں دوگے تو تمہارے مکان میں آگ لگ جائے گی۔ وہ گھبرا ہوا حضور کی خدمت میں آیا اور ماجرا بیان کیا۔ حضور نے فرمایا مت دو۔ دوکاندار کی ہمت ہوئی وہ کان پر فقیر موجود تھا، پھر بولا جلد دو ورنہ آگ لگادوں گا۔ پھر حضور کی خدمت میں حاضر ہوا اور فقیر کی ضد بیان کی۔ فرمایا مت دو، پھر جب دوکان پر آیا، فقیر بولا، اگر نہیں دیتے ہو تو بس آگ لگنے ہی والی ہے۔ دوکاندار دوڑا ہوا حاضر ہوا اور فقیر کی فقیرانہ شان کی بات عرض کی۔ حضور اعلیٰ حضرت نے آنکھیں بند فرمائیں پھر فرمایا، دیدو، دیدو اور دیکھا کہ کونے میں آگ لگ رہی ہے دکاندار مرید نے عرض کیا حضور یہ کیا بات تھی کہ دوبار آپ نے فرمایا مت دو۔ اور تیسری بار فرمایا دیدو۔ اس میں کیا راز ہے، جواب میں فرمایا کہ..................................

پہلی مرتبہ میں نے دیکھا تو فقیر بالکل پھوٹا ڈھول تھا، دوسری مرتبہ اس کے پیر کو دیکھا تو وہ بھی ویسا ہی تھا لیکن تیسری مرتبہ اس کے پیر کے پیر کو دیکھا تو وہ کچھ تھا۔ اس نے دعا کی کہ میرے مولیٰ مرید کے مرید کی

عزت ولاج کی بات ہے، گو کہ مرید اس لائق نہیں۔ لیکن میری دعاء قبول فرما، اور مرید کی لاج رکھ غرض فقیر کے پیر کے پیر کے سبب میں نے تمھیں تیسری مرتبہ کہ دیا کہ اسے دے دو دے دو۔

شان محـــبوبی

حضرت علامہ مولانا شاہ محمد محمود احمد قادری چشتی نظامی رفاقتی ابن امین شریعت حضرت مولانا شاہ محمد رفاقت حسین اشرفی کانپوری حیات مخدوم الاولیاء محبوب ربانی میں فرماتے ہیں:

حضور پر نور اعلیٰ حضرت مرشد انام مرجع العلماء الکبار مخدوم الاولیاء محبوب ربانی قدس سرہ کا جب مبارک زمانہ آیا اس وقت سلاطین کی سلطنتوں کی بساط پلٹ چکی تھی۔ شاہ اودھ جلا وطن ہوا، شاہ ہند بہادر شاہ ظفر ارض ہند سے کڑے کالے کوسوں دور رنگون میں صعوبتوں اور رنج و الم کی قید میں تھے۔ مگر سلاطین شریعت اور شاہان طریقت و معرفت کی پوری ایک باوقار جماعت موجود تھی، جن کے انفاس طیبہ کی برکتوں ست قلوب ہو رہے تھے اور نظام و طریقت سرسبز و شاداب اور مستحکم ہو رہا تھا۔ اس ماحول میں حضور پر نور مخدوم الاولیاء محبوب ربانی قدس سرہ کی نورانی شخصیت اور علم و معرفت کا ظہور ہوا۔ ان سب نے بنظر قبول اور بکمال تکریم بے شمار اپنی محفلوں میں ممتاز جگہ دی۔

قابل لحاظ امر یہ ہے کہ قبولیت و پذیرائی کا سلوک قدیم ترین خانوادہ علم و معرفت کے مکرم و معظم صدر نشینوں نے سب سے پہلے اور سب سے زیادہ کیا، اس خصوص میں مجدد ماہ تاسعہ حضرر قاضی القضاہ ملک العلماء امام شہاب الدین شیخ الاسلام سلطنت شرقیہ کے اخلاف کبار اور حضرت سادات کنتور شریف اور حضرات علمائے فرنگی محلی لکھنئو کا نام نامی سب سے زیادہ نمایاں ہے۔ خطہ پاک بہار کے اولیاء کبار، جن کی علم و معرفت کی تاجداری ہر دور میں ممتاز رہی جہاں کے اہل علم و معرفت کی خدمت می تحصیل و علم و معرفت کا جذبہ حضرت سلطان المشائخ محبوب الٰہی قدس سرہ کے پاک دل میں پیدا ہوا۔ مسند الہند شاہ ولی اللہ محدث دہلوی نے جس خطہ کو "مجمع علماء بود" تحریر فرمایا۔ لطائف اشرفی ملاحظہ کیجیے تو معلوم ہو جائے گا کہ حضرت کہ حضرت سید اشرف جہانگیر سمنانی محبوب یزدانی خطہء بہار شریف میں برہنہ پا چلا کرتے تھے۔ حضرت

حضرت سلطان المحققین مخدوم شرف الدین مخدوم جہاں حضرت یحیی منیری اور ان کے بعد مخدوم بدر عالم زاہدی کی خدمت میں بار بار حاضری دی ان عالی قدر تاجداران علم و معرفت کے جانشینوں کی طرف سے بہت زیادہ اکرام و احترام کا معاملہ رہا اس ماحول میں حضور پر نور مخدوم الاولیاء محبوب ربانی قدس سرہ کی بلند پایہ عظمت و شخصیت کا غیر معمولی نقش ہم جیسے بے بصروں کو بھی نمایاں تر دیکھائی دینے لگتا ہے اور صاف معلوم ہوتا ہے کہ ایک گوہر گراں مایہ برج ولایت کا آفتاب کس طرح بزم اولیاء مردان حق خاصان خدا میں محبوبیت کی شان کا حامل ہے قدرے واجب ان اکابر کے درمیان محبوبیت و مقبولیت کے کچھ واقعات لکھے جاتے ہیں۔

حضرت مولانا شاہ فضل الرحمن گنج مرادآبادی

حضرت مولانا مرجع خاص وعام بررگ تھے ان جد اعلی مخدوم بدرالدین بدر عالم زاہدی سے حضرت غوث العام محبوب یزدانی سلسلہ زاہدیہ میں فیض یاب ہوئے تھے، حضرت مولانا اعلی حضرت محبوب ربانی سے عنایت خاص برتتے تھے۔ شاہ سلیمان صاحب پھلواروی نے بیان فرمایا کہ ایک بار حضرت مولانا نے حضور سے بڑے ولولہ کے ساتھ فرمایا۔

"تم اپنے بزرگ کی طرف متوجہ رہو وہ بہت بڑے بزرگ ہے"

سب کچھ تم کو وہیں سے مل جائیگا اور سنو میں درود میں پڑھتا ہوں۔

"اللھم صلی علی محمد وعلی سیدنا اشرف جھانگیر سمنانی"

سرکار عالم پناہ حضرت حافظ حاجی وارث علی شاہ قدس سرہ

حضرت وارث علی شاہ رئیس العشاق بحر توحید میں غرق صاحب مقامات عالیہ بزرگ تھے۔ آپ کے بزرگ حضرت غوث العالم محبوب یزدانی کے دامن دولت سے سرفراز تھے۔ حضرت حاجی صاحب کے بارے میں عام شہرت تھی کہ آپ نماز کے پابند نہیں لیکن یہ بھی عجیب اور ماورائے عقل بات ہوئی کہ

حضرت حاجی صاحب نے اپنے پسندیدہ مقام قصبہ سیدن پور ضلع بارہ بنکی میں طویل قیام فرمایا۔ اسی قیام کے زمانے میں عید الاضحیٰ کا مبارک زمانہ قریب آگیا۔ ایک دن فرط شوق میں فرمایا:

"بقر عید کی نماز ہم یہاں ہی پڑھیں گے"

اور نماز پڑھانے والے کا انتخاب بھی خود ہی ارشاد فرمایا کچھوچھہ شریف آدمی بھیج کر پیر زادہ صاحب (محبوب ربانی سیدی اعلیٰ حضرت اشرفی میاں) کو بلاؤ۔ ہماری نماز وہی پڑھائیں گے۔

دربار وارثی کے والہ وشیدا اور مہاجر دیویٰ شریف جناب شیخ عنایت اللہ صاحب کی اس مبارک میں اس واقعہ کو ملاحظہ کیجئے۔ لکھتے ہیں:

"حسب ارشادِ جناب حاجی وارث علی شاہ (اعلی حضرت اشرفی میاں کچھو چھوی) سیدن پور تشریف لائے و نماز عید الاضحیٰ کی امامت فرمائی اور یہ انتخاب خاص حسب ہدایت حاجی علی صاحب قبلہ عمل میں آئی۔

اعلیٰ حضرت اشرفی میاں نے خود بھی اس واقعہ کا بیان تحریر فرمایا ہے۔ حضرت شاہ فضل حسن وارثی نے اپنی مبسوط سیرت وارثی میں لکھا ہے کہ میں نے حاجی سید شاہ علی حسین صاحب قبلہ سے سجادہ نشین کچھوچھہ شریف سے دربار وارثی دیویٰ شریف میں تشریف آوری کے موقع پر دریافت کیا کہ کیا آپ نے تشریف آوری کا حظ حضور کو تحریر فرماتے ہیں یا کسی سے اطلاع کراتے ہیں کہ حضور حاجی صاحب قبلہ پہلے سے بتاشا منگوا کر رکھ لیتے ہیں اور فرماتے ہیں کہ:

"کچھوچھہ شریف کے شاہ علی حسین صاحب آنے والے ہیں بتاشے منگالو میلاد شیریف ہوگا"

حضرت شاہ علی حسین صاحب سجادہ نشین نے فرمایا کہ ایسا ہرگز نہیں کرتا"۔

اعلیٰ حضرت اشرفی میاں کچھو چھوی قدس سرہ تشریف فرما ہوتے۔ مولود شریف کی محفل پڑھتے، ان محفلوں میں حضرت حاجی صاحب قبلہ تشریف فرما ہو کر بڑی محویت سے ذکر پاک سماعت فرماتے۔ یہ بھی متواتر دربار وارثی کے مخصوص خدام کی روایت ہے کہ حضور پر نور کی موجودگی میں حضرت حاجی صاحب قبلہ جماعت کی نماز میں شرکت فرماتے۔ ایک بار ارشاد فرمایا:

"ایسا امام میسر ہو تو میں بھی جماعت کی نماز پڑھوں"۔ (بحوالہ سیرت وارثی)

حضرت مولانا محمد نعیم فرنگی محلی

حضرت موصوف حضرت قطب الاقطاب ملا نظام الدین محمد لکھنوی استاد الہند کے پر پوتے اور علمی وروحانی جانشین تھے۔ اعلیٰ حضرت اشرفی میاں سے کمال شفقت اور تعظیم کا تعلق کا برتاؤ کرتے تھے حضور فرماتے ہیں:

"اس فقیر کے ساتھ ان کو کمال عنایت مبذول تھی کیونکہ یہ فقیر نسباً خاندان حضرت محبوب سبحانی سے ہے"۔

حضرت شاہ خلیل احمد صفی پوری

صفی پور ضلع اناؤ کے کثیر الفیوض بزرگ تھے۔ بلگرام ومارہرہ کے سادات ومشائخ اسی آستانہ کے متوسل تھے۔ دورِ آخر میں حضرت شاہ خلیل احمد صفوی صاحب کا درویشی وبزرگی کا غلغلہ بلند تھا ایک جہاں ان سے فیض یاب ہوا۔ اعلیٰ حضرت اشرفی میاں قدس سرہ کو بھی آپ سے فیض حاصل ہوا۔ سلسلہ چشتیہ میں اجازت وخلافت ملی۔ حضرت صفی پوری نے حضور اعلیٰ حضرت اشرفی میاں قدس سرہ کے بارے میں بلند کلمات فرماتے، تحریر فرماتے ہیں۔

"حضرت علی حسین صاحب کی صحبت سے مستفیض ہوا ھوالحق لائق اور زیبا سجادہ نشین ایسے ہی "مردان خدا" کو کہتے ہیں۔

حضرت سید شاہ ابوالحسین احمد نوری مارہری علیہ الرحمہ

موصوف خانوادہ برکاتیہ میں بدر منیر کی حیثیت رکھتے تھے۔ ان کے بعد ان کی شان کا دوسرا مرد کامل وہاں نہیں پیدا ہوا موصوف حضرت سید شاہ آل رسول مارہروی علیہ الرحمہ کے پوتے اور جانشین تھے،

ان کے خاص الخاص خاندانی مرید مقرب و خلیفہ مقبول وخادم محبوب غلام شبیر بدایونی نے نور مدائح حضور میں تحریر فرمایا۔

"حضور پر نور قدس سرہ کو حضرات قادریہ سے خاص انس تھا صاحبزادگان قادری کا نہایت اکرام فرماتے............. سید شاہ علی حسین صاحب اشرفی دامت برکاتہم حاجی سید وارث صاحب خاص حضور کے ملنے والے ہیں"۔

حضرت مولانا شاہ اسماعیل حسن مارہروی

حضرت شاہ آل رسول مارہروی کے برادر اوسط حضرت شاہ اولاد رسول کے پوتے اور برادر خورد شاہ غلام محی الدنی کے نواسے تھے علوم کی تکمیل حضرت تاج الفحول مولانا شاہ عبد القادر بدایونی سے کی، ان کا شمار ان کے ممتاز ترین تلامذہ میں تھا۔ انہوں نے خانوادہ میں حضرت آلِ رسول صاحب سے خلافت پائی۔ اپنے خانوادہ میں "شاہ جی میاں" کے لقب سے معروف تھے ان جیسا اور ان کی جیسی خصوصیت کا ان کے بعد کوئی دوسرا پیدا نہیں ہوا۔

حضرت ابوالحسین احمد نوری کے بعد خانوادہ برکاتیہ میں حضرت شاہ جی میاں حضور پر نور مرشد العالم مخدوم الاولیاء کے سب سے بڑے قدرداں تھے۔ مارہرہ شریف میں تشریف آوری کے وقت حضرت شاہ جی میاں بدل و جان مہمانی کا اہتمام کرتے۔ باہمی گہرے روابط کے یہ دو واقعے لکھے جاتے ہیں۔

ایک یہ کہ حضرت شاہ جی میاں کی صاحبزادی جو حضرت سید شاہ آل رسول صاحب کے نواسے کے فرزند سید آل عبا صاحب کو بیاہی تھیں۔ ان کے یہاں اولادیں پیدا ہو کر فوت ہو جایا کرتی تھیں، حضرت شاہ جی میاں نے حضور پر نور مرشد العالم مخدوم الاولیاء محبوب ربانی اعلیٰ حضرت اشرفی میاں قدس سرہ سے اس بارے میں گفتگو کی۔ اعلیٰ حضرت اشرفی میاں نے فرمایا:

"میں اپنی بیٹی کو کچھوچھہ مقدسہ لے جاؤں گا"۔

چنانچہ سید العلماء حضرت مولانا سید شاہ آل مصطفٰے میاں علیہ الرحمہ کی ولادت کچھوچھہ مقدسہ میں اعلٰی حضرت اشرفی میاں کے آستانہ فیض کاشانہ میں ہوئی۔ یہ بات خود سید العلماء علیہ الرحمہ نے ارشاد فرمائی تھی حضرت سید العلماء دوران گفتگو اعلٰی حضرت اشرفی میاں کو "**اشرفی نانا**" فرماتے تھے۔

دوسرا یہ کہ حضور اعلٰی حضرت اشرفی میاں کی مبارک تصنیف صحائف اشرفی شریف میں حضرت شاہ جی میاں کا ذکر خیر ہے حضرت شاہ جی میاں کو کثرت سے اعلی حضرت اشرفی میاں کا ذکر پاک کرکے محامد و محاسن بیان فرمایا کرتے تھے اسی طرح ان کے فرزند جانشین تاج العلماء مولانا سید شاہ محمد میاں مارہری نے اپنی محققانہ تصنیف اصح التواریخ اور خاندان برکات میں حضور اعلٰی حضرت اشرفی میاں کا ذکر فرمایا ہے۔ حضرت شاہ میاں کا ۱۳۴۵ھ ہجری میں وصال ہوا۔

تاج الفحول حضرت مولانا عبد القادر بدایونی

عالم اسلام کے جلیل الشان عالم و عارف امام اہل سنت تاج الفحول مولانا شاہ مظہر حق محب رسول حضرت عبد القادر بدایونی قدس سرہ جن کو اکابر کرام "اعلٰی حضرت امام اہل سنت" کہا کرتے تھے۔

تاج الفحول امام اہلسنت حضرت بدایونی علیہ الرحمہ کی حضور اعلٰی حضرت اشرفی میاں سے ملاقات حضرت سلطان المشائخ محبوب الہٰی خواجہ نظام الدین اولیاء کے آستانہ پاک میں ہوئی۔ چہرہ پرانور پر سیادت کا نور درخشاں دیکھ کر گرویدہ ہوگئے۔ آپ کے والد ماجد معین الاسلام عماد الدین حضرت مولانا شاہ فضل رسول بدایونی کے عرس کا مبارک زمانہ قریب تھا۔ تشریف آوری کی دعوت پیش فرمائی۔ خانقاہ قادری بدایوں شریف کے مقرب مولانا شاہ ضیاء القادری نے ۱۳۲۷ھ ہجری کے عرس قادری کے روداد میں تحریر فرمایا:

" حضور اقدس حضر صاحب کا یہ احسان بھی اہل بدایوں فراموش نہیں کرسکتے، کہ حضور ہی کی بدولت اہل شہر کو آپ کی دولت دیدار میسر ہوئی، سب سے پیشتر حضور اقدس کی سچی محبت آپ کو بدایوں لائی"۔

حضرت سید شاہ یحییٰ حسن سجادہ نشین خانقاہ برکاتی مارہرہ شریف کا بیان ہے کہ حضرت تاج الفحول صفا ومروہ کی سعی میں مشغول تھے آپ کے ہمراہ حضرت مارہرہ مطہرہ کے صاحبزادگان گرامی قدر حضرت سید شاہ اسمعیل صاحب شاہ جی میاں اور حضرت سید شاہ حسن میاں بھی سعی میں مشغول تھے ان دونوں بزرگوں نے دیکھا کہ حضرت تاج الفحول نے اچانک سعی کی ترتیب بدل دی، حضرت سید شاہ اسمعیل حسن صاحب نے حضرت سید شاہ حسن صاحب سے فرمایا کہ حضرت تاج الفحول سے پوچھو کہ اس تبدیلی کی وجہ کیا ہوئی، چنانچہ انہوں نے دریافت کیا۔ حضرت تاج الفحول نے فرمایا"

"آپ نے دیکھا نہیں کہ سامنے سے شبیہ غوث الثقلین حضرت شاہ علی حسین صاحب قبلہ جیلانی آرہے ہیں، میں کیسے ان کی طرف پشت (پیٹھ) کرتا"۔

دوسرے دن صبح کو تینوں حضرات نے ایک دوسرے سے اپنا شب کا واقعہ بیان کہ:

"آج کی شب حضرت غوث الثقلین قطب الکونین رضی اللہ عنہ کی دولت دیدار سے مشرف ہوا"

فاضل بریلوی نے قصیدہ چراغ انس (۱۳۱۵ھ ہجری) در مدح تاج الفحول میں تحریر فرمایا۔

میں بھی دیکھوں جو تو نے دیکھا ہے

روز سعی صفا محب رسول

حضرت مولانا اسلم خیر آبادی

حضرت خیر آباد شریف مرکز علم و معرفت کے نامور عالم و عارف، سلسلہ چشتیہ نظامیہ فخریہ سلیمانیہ کے وسیع کثیر الفیوض شیخ مولانا حافظ سید محمد علی خیر آبادی کے برادرزادہ، خصوصی پروردہ اور جانشین تھے۔ حضرت خیر آبادی حضور اعلیٰ حضرت مرشد العالم مخدوم الاولیاء محبوب ربانی کے درمیاں عمر کا بڑا فرق تھا، مگر تعظیم و تکریم کا معامل ملحوظ تھا۔ حضرت خیر آبادی ہاتھ چومتے سرو قد اٹھ کر تعظیم بجالاتے تھے۔

استاذالعلماء حضرت مفتی محمد لطف اللہ علی گڑھی رحمۃ اللہ علیہ

استاذالعلماء حضرت مفتی محمد لطف اللہ علی گڑھی رحمۃ اللہ علیہ دیار ہند کے بافیض علماء کبار میں تھے ان کے دور کا شاید ہی کوئی عالم ہو گا جو ان کا شاگرد نہ ہو۔ ان کا علمی دینی فیضان عرب و عجم میں پہونچا، علوم اسلامیہ کی ترویج وتدریس میں اساذالعلماء کے غیر معمولی کارنامے ہیں۔ حضور اشرفی میاں کے وحید العصر فرید الوقت صاحبزادہ در نجف سلطان الواعظین حضرت مولانا سید شاہ احمد اشرف قبلہ قدس سرہ نے ۱۳۰۶ھ ہجری تا ۱۳۱۳ھ ہجری حضرت استاذالعلماء کی خدمت میں رہ کر علوم وفنون میں استعداد کامل حاصل فرمایا۔ حضور کی علی گڑھ تشریف فرمائی کے وقت خود کھانا لاتے اورہاتھ دھلاتے، مراجعت کے وقت بس اڈا تک پہونچانے تشریف لاتے تھے۔

سرکار آسی حضرت مولانا شاہ عبد العلیم رشیدی علیہ الرحمہ

استاذ الشرق والغرب قاضی القضاۃ ملک العلماء حضرت علامہ امام قاضی شہاب الدین دولت آبادی خلیفہ ء اجل غوث العالم محبوب یزدانی سلطان مخدوم سید اشرف جہانگیر سمنانی کے تلمیذ اجل وارشد قطب الاقطاب علامہ امام دیوان محمد رشید جونپوری مصنف مناظرہ رشیدیہ کی خانقاہ کے سجادہ نشین اور علم ومعرفت کے وارث تھے۔ حضرت مولانا شاہ عبد العلیم آسی علیہ الرحمہ علم حقائق کے بیان میں اپنے عہد کے حضرامام شیخ محی الدین ابن عربی تھے۔ حضور پرنور مرشد العالم مخدوم الاولیاء کو اپنے زمانہ کا شیخ اکبر کہتے تھے۔ خانقاہ رشیدیہ کے مشائخ کبار سلسلہ عالیہ اشرفیہ کے فیوض سے فیضیاب بھی تھے اس وجہ سے بھی عقیدت واحترام کا غیر معمولی تعلق قائم تھا۔ سرکار آسی حضرت حضور پرنور کا غایت احترام فرماتے، حضرت مولانا کے مخلص فدائی مرید داروغہ عبد الکریم اپنا آنکھوں دیکھا حال بیان کرتے تھے کہ اعلیٰ حضرت مولانا سید شاہ علی حسین اشرفی میاں علیہ الرحمہ خانقاہ رشیدیہ میں حضرت پیرومرشد مولانا شاہ عبد العلیم آسی رشیدی علیہ الرحمہ کی دیدوملاقات کے لئے تشریف لائے، حضرت آسی نے استقبال کیااور معانقہ ومصافحہ کے بعد فرمایا کہ

آپ میرے لئے دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ میرا خاتمہ بالخیر فرمائے آپ حضرت غوث پاک اور حضرت مخدوم صاحب کی اولاد ہیں سید ہیں"

اعلیٰ حضرت اشرفی میاں سرکار کچھوچھہ مقدسہ نے بھی فرمایا کہ:

آپ میرے لئے دعا فرمائیں کہ حق تعالیٰ میرا خاتمہ بالخیر فرمائے آپ اللہ والے ہیں"۔

اس کے بعد دیکھا گیا کہ ساری رات دونوں بزرگ محو گفتگو رہے، حضرت پیر و مرشد آسی علیہ الرحمہ نے کسی کے لئے بھی ایسی خصوصیت نہیں برتی ان دونوں بزرگوں کے ارشادات و معاملات دیکھ کر ہم حاضرین پر وجد کی سی کیفیت طاری تھی۔

حضرت مولانا کا ۱۳۳۵ھ ہجری میں وصال ہوا۔

حضرت شاہ التفات احمد صابری

حضرت شیخ العالم مخدوم احمد عبدالحق چشتی صابری رودولوی کی درگاہ کے سجادہ نشین اور مرجع انام بزرگ تھے۔ اعلیٰ حضرت اشرفی میاں اور حضرت کے یکانگت کے جیسے تعلقات تھے۔ مزید جانکاری کے لئے صحائف اشرفی ملاحظہ کریں۔

حضرت مولانا شاہ محمد حسین الہ آبادی

علم و فضل کے حلقوں میں حضرت الہ آبادی کا بلند ترین مقام تھا ان کی ذات پاک خدائے لم یزل کی خاص نشانی تھی آپ مجموعہ حسن و خوبی و کمالات تھے ان کے پیر و مرشد حضرت حاجی امداداللہ شاہ مہاجر مکی ان کو شیر فرماتے تھے، ان کی ذات مبارک سے خیرات و حسنات کا بہت اجراء ہوا، مشہور چشتی صابری بزرگ حضرت شیخ محب اللہ الہ آبادی کے اخلات میں تھے، اس خانقاہ کا ہر فرد حضور اعلیٰ حضرت اشرفی میاں کا عقیدت مند تھا۔ مولانا شاہ ولایت حسین حضرت الہ آبادی کے خلف باکمال تھے انکے فرزند مولانا محمد فاروقی

فاضل جامعہ ازہر مصر نے حضرت الہ آبادی کے احوال میں اعلیٰ حضرت اشرفی میاں کا ذکر خیر کیا ہے اس سے قلبی تعلقات اور ارتباط کا اندازہ لگانا مشکل نہیں ہے۔

معاصرین علماء مشائخ کے ذیل میں بڑے بڑے نامی بزرگوں کی بڑی تعداد ہے، جن میں حضرت مولانا شاہ عبدالوہاب فرنگی محلی، مولانا شاہ عبد الباری فرنگی محلی، حضرت مولانا شاہ ارشاد حسین رامپوری، حضرت مولانا شاہ سلامت اللہ رامپوری، حضرت مولانا شاہ ابوالخیر دہلوی، شاہ سراج الحق دہلوی علیہم الرحمہ کے نام نامی بہت اہمیت رکھتے تھے ان حضرات سے جو تعلقات خاص اور باہمی روابط تھے ان سب کے بیان کے لئے ایک الگ کتاب کی ضرورت ہو گی۔

استاذ زمن مولانا شاہ احمد حسن فاضل کانپوری

لیکن اس فرید عصر مرجع علماء مرکز فضلاء کا ذکر خیر ضرور کریں گے جو اگرچہ خود امام عصر، قطب زمانہ تھے اور شیخ العرب والعجم حضرت حاجی شاہ امداداللہ مہاجر مکی کے والہ وشیدا عاشق مرید و خلیفہ اعظم تھے، مگر ساتھ ہی اعلیٰ حضرت اشرفی میاں کے بھی والہ وشیدا تھے اور آپ کے اخلاف گرامی کو بھی ویسا ہی تعلق تھا۔

صاحبزادگان

اعلیٰ حضرت اشرفی میاں نے زوجہ اولی کی وفات کے بعد دوسرا عقد کیا زوجہ اولیٰ سے حضرت مولانا ابوالمحمود سید شاہ احمد شرف پیدا ہوئے تھے اور ثانیہ سے (بنت سید شاہ تجمل حسین اشرف اشرفی الجیلانی) سے سید شاہ مصطفےٰ اشرف اشرفی الجیلانی۔ بڑے صاحبزادے سید احمد اشرف اشرفی الجیلانی جید عالم اور بے مثل خطیب تھے۔ آپ نے انہیں بھی روحانی تربیت کے بعد خلافت عطا فرمائی تھی اور وہ آپ کے جانشین تھے لیکن مشیت ربانی کچھ اور ہی تھی وہ آپ کے سامنے ہی ایک مہلک مرض میں مبتلا ہو کر ۱۵ ربیع الآخر ۱۳۴۷ھ ہجری بعمر ۶۱ سال وصال فرما گئے۔ سلطان الواعظین حضرت سید شاہ محمد احمد اشرف علیہ الرحمہ کے

وصال کے بعد اعلیٰ حضرت اشرفی میاں اپنے پوتے مولانا سید محمد مختار اشرف اشرفی الجیلانی کو اپنا جانشین مقرر فرمایا۔ چنانچہ اعلیٰ حضرت اشرفی میاں نے ۱۳۵۵ھ ہجری میں جب وصال فرمایا تو ان کے حکم کے مطابق سید شاہ مختار اشرف اشرفی الجیلانی خانقاہ اشرفیہ حسنیہ سرکار کلاں کے سجادہ نشین مقرر ہوئے۔

اعلیٰ حضرت مخدوم المشائخ سرکار کلاں رحمۃ اللہ علیہ نے ارشاد فرمایا کہ اعلیٰ حضرت اشرفی میاں قدس سرہ نے وصال سے تین دن پیشتر ارشاد فرمایا:

"جس کو جو مانگنا ہے مانگ لے"۔

فیض عام کی منادی سن کر لوگوں کی بھیڑ لگ گئی، کوئی اولاد مانگ رہا ہے، کوئی دولت و حشمت مانگ رہا ہے۔ کوئی عزت و وقار کا طالب تھا کوئی ولایت کے مراتب و مقام کا طلبگار تھا۔ حضرت مصطفی چچا میاں نے نظر مانگی۔ میں اس دن حاضر خدمت نہ ہوا دوسرے دن اعلیٰ حضرت نے طلب فرمایا اور فرمایا کہ سب نے کچھ نہ کچھ مانگا۔ لیکن تم نے کچھ بھی نہیں مانگا۔

میں نے عرض کیا کہ:

حضور لوگوں کو مسلسل عطا فرما رہے ہیں، کچھ بچا بھی ہے یا سب کچھ دے چکے۔

اعلیٰ حضرت قبلہ جدی و مرشدی نے فوراً فرمایا:

"ایک طرف سے آتا ہے دوسری طرف چلا جاتا ہے، تم جو مانگنا چاہتے ہو لیکن ایک ہی چیز مانگنا"۔

میں سوچ میں پڑ گیا کہ کیا چیز مانگوں، اگر مسجد مانگتا ہوں تو خانقاہ جاتی ہے، خانقاہ مانگتا ہوں تو مدرسہ جاتا ہے، اسی شش و پنج میں پڑ گیا کہ سوال ذہن میں آ گیا عرض کیا کہ پہلے آپ وعدہ فرمائیں کہ دیدوں گا۔ بار دیگر پھر میں نے وعدہ لیا حضور سر جھکا کر دعدہ فرمایا۔ تب میں نے عرض کیا۔

"میں آپ سے آپ کو مانگتا ہوں"

تب حضور نے اپنی تسبیح منگوائی اور میرے گلے میں ڈال دی، پھر جو بھی مانگنے والا آیا حضور نے فرمایا:

"سب میں نے محمد میاں (سرکارکلاں سید مختار اشرف اشرفی الجیلانی) کو دیدیا ہے اب انہیں سے مانگو پھر مانگنے والوں کی بھیڑ لگ گئی۔

رجب المرجب کا مہینہ تھا آپ کے وصال کرنے سے کچھ دن پہلے کا واقعہ ہے کہ حضرت مولانا الحاج سید شاہ ابوالفتح مجتبی اشرف صاحب نے بیان فرمایا:

ایک دن ایک ایسا شخص عیادت کے لئے حاضر ہوا جو شادیوں کے موقع پر دولھا کی سواری کے لئے ڈولا بنایا کرتا تھا، حضور پر نور قدسی منزلت نے اس سے فرمایا تم فلاں دن دولھا کے بیٹھنے کا ڈولا لیکر آنا اس نے عرض کیا کہ حضور ڈولا کیا کریں گے؟

جواب کہ "فلان دن میری شادی ہوگی اس میں دولہا بن کر سوار ہونگے"

اس جواب ہر اس شخص نے عرض کیا کہ حضور یہ عمر اور علامت اور شادی کی بات، آپ مجھ سے مزاح کررہے ہیں۔

ارشاد فرمایا۔

"نہیں تم اس دن ڈولا لے کر آنا میری شادی ہوگی"

تاریخ و یوم پر جب وہ شخص آیا تو دیکھا کہ عقیدت مندوں کا ہجوم، ماننے والوں کا سیلاب، مریدوں کا ٹھاٹھیں مارتا مجمع اور اپنے اور غیروں کا جم غفیر ہے جنکی نگاہیں فرقت کے آنسوؤں سے لبریز اور جن کے چہرے حزن وملال کے ترجمان تھے اس نے سمجھ لیا کہ حضور پر نور قدسی منزلت نے جو فرمایا تھا، فلاں دن میری شادی ہے وہ یہی شادی دائمی خانہ آبادی ہے۔

مرقد پاک کی تیاری کا حکم

صحائف اشرفی میں ہے کہ.................................

اعلی حضرت اشرفی میاں کی خانوادہ اشرفیہ میں واحد شخصیت تھے جنہوں نے سلسلہ اشرفیہ کو عرب وعجم کے دیار وامصار میں متعارف کرایا اور اس سلسلہ کی ترویج واشاعت فرمائی اور یہ حق ہے کہ آپ سلسلہ

اشرفیہ کا مبین و مظہر کہا جائے۔ اور آپ نے اپنے جد کریم حضرت مخدوم سلطان سید اشرف علیہ الرحمہ والرضوان کا سیرۃ کامل جانشین اور متبع کی حیثیت ہونے سے آپ بے شک اکبر الوقوہ کے مصداق تھے۔ آپ کی ظاہری و باطنی دونوں زندگیاں حضرت مخدوم سمناں کی اتباع کی آئینہ دار تھیں۔ اتباع کا یہ مفہوم صرف حیات ظاہری سے متعلق ہے بعد ممات اتباع کا یہ تصور ممکن ہی نہیں لیکن آپ نے حضرت مخدوم سمناں قدس سرہ کے پائیں اپنی قبر کے لئے تاکید فرماکر لفظ اتباع کو ایک نیا مفہوم بخش دیا تاکہ صبح قیامت کو بھی اپنے محبوب کے پائیں اس انداز میں پڑا رہنا کہ کبھی کروٹ نہ بدلی یہ اتباع کا انوکھا انداز ہے اعلیٰ حضرت اشرفی میاں نے حضرت سید شاہ مصطفی اشرف اشرفی الجیلانی علیہ الرحمہ سے فرمایا:

فرزند پیر مصطفی اشرف مجھے فرزند مولانا سید احمد اشرف علیہ الرحمہ والدہ سید محمد محدث علیہا الرحمہ (جو اشرفی میاں کی بڑی صاحبزادی تھیں) کے مابین دفن کرنا۔ یہ اتنا حصہ بالکل میرے جد کریم مخدوم سمناں علیہ الرحمہ کے پائیں ہے۔ حضور سید شاہ مصطفی اشرف نے عرض کیا کہ حضور وہاں اتنی جگہ نہیں ہے کہ قبر بنائی جاسکے۔

اس وقت سرکار اعلیٰ حضرت مرشد العالم محبوب ربانی قدس سرہ نے خاص انداز اور ولولہ سے فرمایا۔

"میں نے ساری عمر اس کی چکی پیسی اور ان کے نام کا جھنڈا لیکر دنیا جہاں میں پھرا، اب وہ اتنی جگہ بھی نہ دے گا کہ دفن ہو سکیں، جاؤ اور قبر وہیں تیار کرو"۔

چنانچہ اسی وقت کچھ حضرات اس مقام پر پہونچے اور قبر شریف کی تیاری میں بلا دغدغہ و بلا تردد لگ گئے، تیاری کے بعد بھی اتنی گنجائش موجود پائی گئی کہ جسد مبارک کو رکھنے کے بعد بھی اطراف میں جگہ موجود تھی۔

تاریخ وصال کی اطلاع

پانچویں رجب المرجب کی شام کو علالت کا اشتداد اور بہت بڑھ گیا، اطباء نے قلب مبارک کی حرکت کے بند ہونے کا اعلان کر دیا، تب کہرام برپا ہو گیا۔ ہر شخص گریہ کناں اور اشک بار ہو گیا، اسی دوران حضور کی حاجبزادی صاحبہ روتے روتے آواز بلند ہوئی، اچانک حضور پر نور نے پوچھا کہ.....

"یہ شور کیسا ہے اور یہ کس کی آواز ہے"

اس احوال کو دیکھ کے دولت دیدار کے لئے سب دوڑ پڑے، محی الملۃ والدین حضرت مولانا سید شاہ محی الدین اشرف اچھے میاں مرید و خلیفہ اجل سلطان الواعظین حضرت سید شاہ احمد اشرف اشرفی الجیلانی علیہ الرحمہ نے قریب جاکر عرض کیا کہ....

حضور کی ناسازی طبع پر صاحبزادی گریہ کر رہی ہیں۔

چند لمحات کی خاموشی کے بعد فرمایا:

"فقیر اپنے جد کی تاریخ کو اس دنیا سے جائے گا، ابھی چھ روز باقی ہیں سب سے کہدو کہ پریشان ہونے کی ضرورت نہیں"

حضور سیدنا غوث الثقلین محی الملۃ والدین رضی اللہ عنہ نے تحریر فرمایا ہے کہ بعض اولیاء جو نہایت نادر الوجود ہوتے ہیں صرف ان کو موت کی اطلاع موت سے پہلے دی جاتی ہے یہ اطلاع ہر عام ولی کو نہیں دی جاتی، حضور اعلیٰ حضرت اشرفی میاں بھی ان بعض مخصوصان و محبوبان میں نادرالوجود ولی ہیں، جن کو وصال سے پہلے اطلاع مل چکی تھی اور جن کے اوصاف حضرت غوث الثقلین رضی اللہ عنہ نے کائنٌ، بائنٌ، منفصلٌ، ارضیٌ، سماویٌ، ارشاد فرمایا۔

ماہنامہ اہل سنت سنبھل ضلع مرادآباد میں مرقوم ہے کہ وصال کے شب حضور اعلیٰ حضرت اشرفی میاں نے اپنے محبوب مقرب مرید و خلیفہ حضرت حکیم سید شاہ آل حسن صاحب ساکن قصبہ ہاپور سے ارشاد فرمایا:

"اگر آج کی شب گذر گئی تو فقیر کے گیارہ برس اور بڑھا دیئے جائیں گے"

آخری شب اور وصال

گیارہویں رجب المرجب کی شب کے دوپہر سے حضور پر نور قدسی منزلت آیہء رحمت اعلیٰ حضرت اشرفی میاں قدس سرہ نے اپنے زندگی کے معمول کے مطابق نہایت ہی شدومد سے ذکر فرمایا، ہزاروں حاضرین نے مرشد پاک کی ذکر کی آواز سنی تو ان سب پر ایک عجیب وکیف کا عالم طاری ہوا اور سب نے ذکر شروع کر دیا اس وقت کا عالم یہ تھا کہ صاف معلوم و مشہود تھا کہ پورا عالم حضرت باری تعالیٰ جل جلالہ کی وحدانیت کا اور سرکار رسالت صلی اللہ علیہ والہ واصحابہ وسلم کے اقرار رسالت کے پاکیزہ نغموں سے پر کیف ہے اور قلوب پر راز و اسرار منکشف ہو رہے ہیں۔ چنانچہ اس وقت موجود حاضر اہل دل حضرات نے سمجھ لیا کہ حضور اب کسی بھی لمحہ دار آخرت کے لئے رخصت ہو جائیں گے، ذکر کی تسبیحات حضور نے مکمل فرمالیں لیکن ذاکرین حاضرین کو ذکر پاک جاری رکھنے کی تلقین فرمائی پھر کسی کو سلام کیا اور مصافحہ کے لئے ہاتھ بڑھایا، اسی طرح کئی بار سلام و مصافحہ فرمایا، آخر میں دریافت فرمایا:

"یہاں کوئی عورت تو نہیں ہے"

سب نے نفی میں جواب دیا اور ایک بج کر بیس منٹ ہوئے تھے کہ حضور پر نور قدسی منزلت نے نہایت شدومد سے

لاالہ الااللہ محمد رسول اللہ

صلی اللہ علیہ والہ واصحابہ وسلم

کہ کر جوار قدس کی راہ لی اور

صورت نے صورتی آمد بروں شد، اناللہ وانا الیہ راجعون۔

تغسیل اور تکفین

حضور پر نور قدس سرہ کی تغسیل میں خاندان عالی شان کے ارکان کے سواء جامعہ اشرفیہ کچھوچھہ مقدسہ کے اساتذہ کرام بالخصوص محدث کبیر مفسر شہیر مصنف جلیل جامع شریعت وطریقت حکیم الامت حضرت مولانا الحاج المفتی احمد یار خاں نعیمی اشرفی بھی شامل تھے۔ بلکہ روایت کی جاتی ہے حضور پر نور قدسی منزلت اعلیٰ حضرت عظیم البرکت آئینہ رحمت مرشد العالم محبوب ربانی قدس سرہ نے تغسیل و تکفین کے لئے موصوف کو منتخب فرما کر ہدایت دی تھی۔

حضرت موصوف نے اپنی شرح مشکوۃ میں تحریر فرمایا تھا کہ

"ہمارے دادا پیر حضرت علی حسین صاحب کچھو چھوی عرف اشرفی میاں نے اپنی موت و کفن کے لئے یمنی حلہ، طائف شریف کا شہد اور آب زمزم اور خاک شفا محفوظ رکھی تھی اور فرمایا تھا کہ

"نزع کے وقت یہ شہد، پانی اور خاک شفاء ملا کر میرے ٹپکایا جائے اور اس حلہ یمنی میں مجھے کفن دیا جائے"

یہ اسی حدیث پر عمل تھا الحمدللہ کہ فقیر اس وقت حاضر تھا بلکہ حضرت کو غسل میں نے دیا۔

(بحوالہ مرآۃ المناجیح شرح مشکوۃ المصابیح جلد دوم صفحہ ۲۶۴)

حضور کے نماز جناز کی امامت جانشین حضرت اقدس مخدوم المشائخ سرکار کلاں سید مختار اشرف اشرفی الجیلانی قدس سرہ نے فرمائی۔

تدفین

ارکان خاندان ، اکابر مشائخ اور علماء روز گار، اولیائے پروردگار اور پاک نہادوں کا مجمع حضور کے مبارک تابوت کو سروں اور کاندھوں پر لئے ہوئے آخری سفر اور آخری آرام گاہ کی طرف لے کر رواں دواں تھا۔

جیسے جیسے قبر مبارک کی جگہ قریب ہوتی جاہی تھی۔

الااللہ - الا اللہ

کی آوازیں اور شدومد سے بلند ہوتی جارہی تھیں، مقام قبر پر آکر عاشقوں نے لرزہ ہاتھوں سے ودیعت الٰہی کو سپرد قبر کیا۔ آخری دیدار سے غمناک آنکھوں کو مشرف کیا۔ اس مرحلہ کے بعد گرد قبر مبارک حلقہ ذکر بالجہر ہوا اور وہ تمام تسبیحات مکمل ہوئیں جو شب میں حضور کے ہمراہ مکمل کی گئیں تھیں۔ اس کے بعد قبر مبارک پاٹ دی گئی، حضرت غوث العالم محبوب یزدانی سلطان سید اشرف جہانگیر سمنانی چشتی نظامی رضی اللہ عنہ کے قدم بقدم رشد وہدایت کی زندگی گذرنے والی اس قدسی منزلت گرامی کا تربت پاک ٹھیک ان کے قدموں میں بنا اسی مرقد میں ایصال الی المطلوب کا موصل وہادی اور سلسلہ عالیہ قادریہ اشرفیہ چشتیہ کا مجدد اعظم اور خانوادہ غوثیہ اشرفیہ کا چمکتا دمکتا آفتاب نگاہ عالم سے روپوش ہوکر نور وبرکات اور تجلیات وفیوضات سے اہل قلب کے قلوب کو منور ومجلیٰ فرمارہاہے۔ تدفین اور ذکر پاک کے بعد مرقد منور پر گل باری گئی۔ (بحوالہ حیات مخدوم الاولیاء)

اعلیٰ حضرت اشرفی میاں کا وصال مبارک ۱۱ رجب المرجب ۱۳۵۵ھ ہجری میں ہوا۔ آج اسی جگہ آپ کا مزار پرانوار مرجع خاص وعام ہے اور فیض رسانی کا سرچشمہ ءنیر ہے۔

موت آئے در نبی صلی اللہ علیہ وسلم پر سیدؔ
ورنہ تھوڑی سی زمیں ہو شہ سمناں کے قریب

غوثؔ کی شکل پائی توخواجہؔ کارنگ
اشرؔفی دین وملت پہ لاکھوں سلام
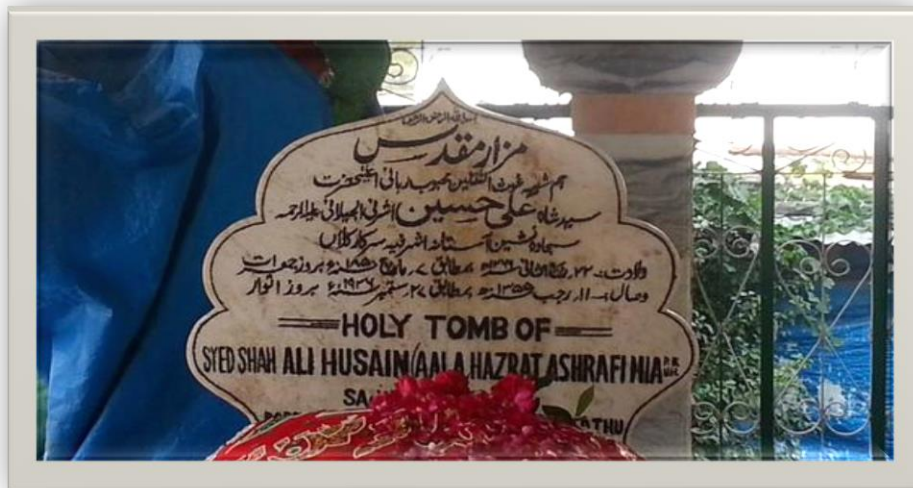
کتابوں کے نام جن سے کتاب ماخوذ ہے۔

۱۔قرآن کریم ۲۔کنزالایمان ۳۔مراۃ المناجیح شرح مشکوٰۃ المصابیح

۴۔تحائف اشرفی ۵۔لطائف اشرفی ۶۔صحائف اشرفی

۷۔وظائف اشرفی ۸۔ ملفوظات سید مخدوم اشرف جہانگیر سمنانی مطبوعہ پاکستان

۹۔نامہ اشرفیہ ۱۰۔شجرہ عالیہ قادریہ اشرفیہ ۱۱۔ماہنامہ اشرفی

۱۲۔اعلیٰ حضرت اشرفی میاں علم ومعرفت کی نظرمیں ۱۳۔حیات محدث اعظم ہند

۱۴۔صدائے جامع اشرف ۱۵۔تذکرہ مشائخ قادریہ ۱۶۔ماہنامہ آستانہ کراچی

۱۷۔سیرت وارثی ۱۸۔حدائق بخشش ۱۷۔تجلیات سخن

چند وظیفے

بعد نماز فجر	:	یا عزیز یا اللہ ایکسو مرتبہ
بعد نماز ظہر	:	یا کریم یا اللہ ایکسو مرتبہ
بعد نماز عصر	:	یا جبار یا اللہ ایکسو مرتبہ
بعد نماز مغرب	:	یا ستار یا اللہ ایکسو مرتبہ
بعد نماز عشاء	:	یا غفار یا اللہ ایکسو مرتبہ

ہر نماز کے بعد آیۃ الکرسی ایک مرتبہ ، کلمہ توحید یعنی لا الہ اللہ وحدہ لا شریک لہ لہ الملک ولہ الحمد وھو علی کل شیئ قدیر دس مرتبہ ، یا بلند آواز سے کم از کم تین بار۔ سبحان اللہ ۳۳مرتبہ، الحمد للہ ۳۳ مرتبہ، اللہ اکبر ۳۴ مرتبہ، کلمہ تمجید یعنی سبحان اللہ و الحمد للہ ولا الہ الا اللہ واللہ اکبر ولا حول ولا قوۃ الا باللہ العلی العظیم ایک مرتبہ پڑھا کرے۔ درود شریف جس قدر زیادہ پڑھ سکے پڑھا کرے۔

درود شریف یہ ہے

اللھم صلی وسلم علی سیدنا محمد وعلی ال سیدنا محمد
کما تحب و ترضیٰ بان تصلی علیہ ﷺ

استغفار اولیاء

استغفر اللّٰہ ربی من کل جمیع ما کرہ اللّٰہ
قولا فعلا سمعا ناظرا ولا حول ولا قوۃ اللّٰہ با اللّٰہ العلی العظیم

روزانہ سو بار پڑھنے والا چند سالوں کے بعد گناہوں سے محفوظ فرمالیا جاتا ہے۔

استغفار ملائکہ

سبحان اللّٰہ وبحمدہ سبحان اللّٰہ العظیم وبحمدہ استغفر اللّٰہ

روزانہ سو بار پڑھنے والا رزق وسیع پاتا ہے۔

دوسجدوں کے درمیان کی دعائیں

رب اغفرلی، رب اغفرلی، رب اغفرلی (سنن ابی داؤد)

اے میرے رب! مجھے معاف کر دے، اے میرے رب! مجھے معاف کر دے، اے میرے رب! مجھے معاف کر دے۔

اللھم اغفرلی وارحمنی واھدنی واجبرنی وعافنی وارزقنی وارفعنی

اے اللہ عزوجل! مجھے معاف کر دے، مجھ پر رحم فرما، مجھے ہدایت دے، میرے نقصان پورے کر دے، مجھے عافیت دے، مجھے رزق دے اور مجھے بلندی عطا فرما۔ (سنن ابی داؤد، جامع ترمذی، سنن ابن ماجہ)

درود شریف

اللھم صلی علی سیدناومولانامحمدوسیدناادم وسیدنانوح وسیدناإبراھیم وسیدناموسی وسیدناعیسی وما بینھم من النبیین والمرسلین صلوات اللہ و سلامہ علیھم اجمعین اللھم صلی علی سیدناجبرائیل وسیدنامیکائیل وسیدنا إسرافیل وسیدناعزرائیل و حملة العرش و علی الملائکةوالمقربین وعلی جمیع الانبیاء والمرسلین صلوات اللہ وسلامہ علیھم اجمعین

مزار پر حاضری کا طریقہ

فرمانِ سیدنا اعلیٰ حضرت امام احمد رضا رحمۃ اللہ علیہ:

زیارت قبر میت کے مواجہ میں کھڑے ہو کر اور اس طرف سے جائے کہ اس کی نگاہ سامنے ہو، سرہانے سے نہ آئے کہ سر اٹھا کر دیکھنا پڑے۔ سلام و ایصال ثواب کے لیے اگر دیر کرنا چاہتا ہے رُو بقبر بیٹھ جائے اور پڑھتا رہے یا ولی کا مزار ہے تو اس سے فیض لے۔ واللہ تعالیٰ اعلم (فتاویٰ رضویہ جلد ۹ صفحہ ۵۳۵)

مزار پر دعا کا طریقہ

اعلیٰ حضرت فرماتے ہیں کہ فاتحہ کے بعد زائر صاحبِ مزار کے وسیلے سے دعا کرے اور اپنا جائز مقصد پیش کرے پھر سلام کرتا ہوا واپس آئے۔ مزار کو نہ ہاتھ لگائے نہ بوسہ دے۔ طواف بالاتفاق ناجائز ہے اور سجدہ حرام ہے۔ (فتاویٰ رضویہ جلد ۹ صفحہ ۵۲۲)

مزار شریف یا قبر پر پھولوں کی چادر ڈالنے میں شرعاً حرج نہیں بلکہ نہایت ہی اچھا طریقہ ہے۔

فائدہ

قبروں پر پھول ڈالنا کہ جب تک وہ تَر رہے گا تسبیح کریں گے اس سے میت سے کا دل بہلتا ہے اور رحمت اترتی ہے۔ فتاویٰ عالمگیری میں ہے کہ قبروں پر پھولوں کا رکھنا اچھا ہے۔

دیگر حوالہ جات یہ ہے......

فتاویٰ ہندیہ جلد ۵ صفحہ ۳۵۱،

فتاویٰ امام قاضی خاں

امداد المفتاح

ردالمختار جلد ۱ صفحہ ۶۰۶

فتاویٰ رضویہ جلد ۹ صفحہ ۱۰۵

مزار پر چادر چڑھانا

مزار پر جب چادر موجود ہو خراب نہ ہوئی ہو بدلنے کی حاجت نہیں تو چادر چڑھانا فضول ہے بلکہ جو دام اس میں صرف کریں اللہ کے ولی کو ایصال ثواب کرنے کے لئے کسی محتاج کو دیں۔ (احکام شریعت حصہ اول صفحہ ۴۲)

آج ہم چادر چڑھانے کو ہی سب کچھ سمجھ لیا ہے اور ڈھول تاشے کے ساتھ چادر لے کر جاتے ہیں یہ غیر شرعی اور غلط طریقہ ہے۔ اس طرح کے رواجوں کا اسلام میں کوئی جگہ نہیں ہے۔

پیڑ، دیوار یا تاک پر فاتحہ دلانا

لوگوں کا کہنا ہے کہ فلاں پیڑ پر شہید (یا کوئی بزرگ) رہتے ہیں اور اس پیڑ یا دیوار یا تاک کے پاس جا کر مٹھائی، چاول (یا کسی چیز) پر فاتحہ دلانا، ہار پھول ڈالنا، لوبان یا اگر بتی جلانا اور منتیں ماننا، مرادیں مانگنا یہ سب باتیں واہیات، بیکار، خرافات اور جاہلوں والی بے وقوفیاں اور بے بنیاد باتیں ہیں۔ (احکام شریعت حصہ ۱ صفحہ ۲۲)

کسی بزرگ یا شہید یا ولی کی حاضری یا سواری آنا

اسی طرح یہ سمجھنا کہ فلاں آدمی یا عورت پر کسی بزرگ یا شہید یا ولی کی حاضری ہوتی یا سواری آتی ہے یہ بھی فضول اور جاہلوں کی گڑھی ہوئی بات ہے کسی انسان کے کسی بھی طرح سے مرنے کے بعد اسکی روح کسی انسان یا کسی چیز

میں نہیں آسکتی، جو جنتی ہیں ان کو اس طرح کی ضرورت نہیں اور جو جہنمی ہیں وہ آ نہیں سکتے، جنات اور شیطان ضرور کسی چیز یا کسی جانور یا کسی انسان کے جسم کو گمراں کرنے کے لیے آسکتے ہیں۔ ہمزاد بھی شیطان جنات میں سے ہوتا ہے جو ہر انسان کے ساتھ پیدا ہوتا ہے زندگی بھر اسکے ساتھ رہتا ہے اور اس انسان کے مرنے کے بعد یا زندگی میں ہی کسی بچے یا بڑے کے جسم میں گھس کر اسکی زبان بولتا ہے، اسی کو جاہل مسلمان دوسرا جنم اور پچھلے جنم کی بات سمجھ لیتے ہیں۔

اللہ جل جلالہ ہمیں سیدھے راستے پر چلائے یعنی انبیاء، شہداء، صدیقین، صالحین ور اولیاء کرام کے راستے پر چلائے اور شریعت کا پابند بنائے۔ آمین

فاتحہ سلطان الاولیاء محبوب یزانی وعبد الرزاق نورالعین قدس سرہ

بروح اقدس حضرت سلطان الاولیاء درۃ تاج الاصفیاء عمدۃ الکاملین زندۃ الواصلین، عین عیون محققین، وارث علوم انبیاء ومرسلین، کان عرفان، جان ایمان، منبائے خاندان چشتیہ، منشائے دودمان بہشتیہ، تارک المملکۃ والکونین، مرشد الثقلین، اولاد حسین شہید کربلا، رنوردیدہ فاطمہ زہرا، جگر گوشہء علی مرتضےٰ، نبیرہ حضرت محمد مصطفے، سالک طرق طریقت، مالک ملک حقیقت، مقتدائے اولیاء روزگار، پیشوائے اصفیاء کبار، صدر بارگار کرامت مقتدائے کنتم خیر امۃ اخرجت واقف رموز حقائق الہی، کاشف وقائق لا متناہی، سیمرغ قاف قطع علائق، شہباز فضائے حقائق، شمع شبستان ہدایت، مہر انور اوج ولایت، ملاذ ارباب شوق و عرفاں، معاذ اصحاب ذوق وجداں، مقتدیٰ الانام، شیخ الاسلام، حافظ قراءت سبعہ جہاں گست حدود اربعہ، مقیم سراوقات جلال مہبط تجلیات جمال الذی من اقتدی بہ فقد اھتدی ومن خالف فقد ضل وغویٰ متابعوۃ سالکون ومخالوۃ ھالکون وھو الواقففی مقام القطبیۃ والمتمکن فی مرام الغوثیہ، مظہر صفات ربانی، مورد الطاف سبحانی حضرت شاہ مردان ثانی مخاطب بہ خطاب محبوب یزدانی، سیدنا ومولانا وشفاء صدورنا وطیب قلوبنا مقتدائے اولیاء کثیر حضرت امیر کبیر مخدوم سلطان سید اشرف جہانیاں جہانگیر سمنانی السامانی نوربخشی النورانی سرہ العزیز وبروح اقدس حضرت قدوۃ الابرار عمدۃ الاخیار سروگلستاں حسنی الحسینی، نہال بوستاں بنی المدنی نوردیدہ حضرت محبوب سبحانی سرور سینہ سید عبدالقادر جیلانی، مظہر اسرار اشرفی، منظر انظار شگرفی حاجی الحرمین الشریفین، مخاطب بہ خطاب نورالعین، زبدۃ الآفاق مرضی الاخلاق مہبط انوار مشیخت علی الاطلاق

حضرت سید عبدالرزاق نورالعین رضی اللہ عنہ مع جمیع خلفاء و مریداں یکبار فاتحہ و سہ بار اخلاص باصلوات بخوانید

یارب بہ محمد و بہر علی نہ حسن سلطان دیں مددے	بہ حبیب وطائی وہم کرخی بہ سری و جنید وامیں مددے
بہ بوبکر وعبدالواحد ہم بوالفرح وپئے ھنکاری	بہ سعید و غوث جیلانی بہ علی محبوب تریں مددے
پئے افلح و بوالغیث وفاضل نہ عبید وجلال و شہ سمناں	پئے نورالعین و بہر حسین بہ شہید گوشہ نشیں مددے

بخشدے یارب جل جلالہ شفیع دوسرا کے واسطے	سرور وسید محمد مصطفےٰ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم کے واسطے
دین و دنیا کی مری سب سے مشکلیں آسان کر	حضرت مولیٰ علی مشکل کشا کے واسطے
دور کردے میرے مولیٰ مجھ سے ہر کرب وبلا	سبط اصغر اس شہید کربلا کے واسطے
الغیاث الغیاث یا غیاثَ العالمین	غوث اعظم بندہ قدرت نما کے واسطے
دونوں عالم کی شرافت بخش دے مولیٰ مجھے	اشرف سمناں مرے غوث الوریٰ کے واسطے
آنکھ میں دے نور میرے رزق میں دے برکتیں	نور عین عبدرزاق اولیاء کے واسطے

آخر میں..................................

موت آئے در نبی صلی اللہ علیہ وسلم پر سیدؔ

ورنہ تھوڑی سی زمیں ہو شہ سمناں کے قریب

فقیر قادری گدائے اشرفؔ سمناں

آلِ رسول احمد الاشرؔفی القاؔدری کٹیہاؔری

(المملکۃ العربیۃ السعودیۃ)

۲۵ شوال المکرم (۱۴۳۶ سنہ ہجری) بروز پیر شریف

Email: aalerasoolahmad@gmail.com

Introduction to AIUMB

All India Ulama & Mashaikh Board (AIUMB) has been established with the basic purpose of popularizing the message of peace of Islam and ensuring peace for the country and community and the humanity. AIUMB is striving to propagate Sunni Sufi culture globally .Mosques, Dargahs, Aastanas, and Khanqwahs are such fountain heads of spirituality where worship of God is supplemented with worldly duties of propagating peace, amity, brotherhood and tolerance.

AIUMB is a product of a necessity felt in the spiritual, ethical and social thought process of Khaqwahs.Khanqwahs also have made up their mind to update the process and change with the changing times. As it is a fact that Khanqwahs cannot ignore some of the pressing problems of the community so the necessity to change the work culture of these centers of preaching and learning and healing was felt strongly. AIUMB condemns all those deeds and words that destabilize the country as it is well known that this religion of peace never preaches hatred .Islam is for peace. Security for all is the real call. AIUMB condemns violence in all its form and manifestation and always ready to heal the wounds of all the mauled and oppressed human beings. The integral part of the manifesto of AIUMB is peace and development. And that is why Board gives first priority to establish centers of quality modern education in Sunni Sufi dominated ares of the country. The other significant objectives of the Board are protection of waqf properties, development of Mosques, Aastanas, Dargahs and Khanqwahs.

This Board is also active in securing workable reservation for Muslims in education and employment in proportion to their population. For this we have been organizing meetings in U.P, Rajasthan, Gujrat, Delhi, Bihar, West Bengal, Jharkhand, Chattisgadh, Jammu& Kashmir, and other states besides huge Sunni Sufi conferences and Muslim Maha Panchayets . Sunni conference (Muradabad 3rd Jan 2011)Bhagalpur(10th May 2010) and Muslim Maha Panchayet at Pakbara Muradabad (16th October 2011) and also Mashaikh e tareeqat conference of Bareilly (26th November 2011) are some of the examples.

HISTORICAL FACT AND THE NEED OF THE HOUR

The history of India bears witness to that fact that when Alama Fazle Haq Khairabadi gave the clarion call to fight for the freedom of our country all the Khanqahs and almost all the Ulama and Mashaikh of Ahl-E-Sunnah Wal-Jamaat rose in unison and gave proof of their national unity and fought for Independence which resulted in liberation of our country from British rule.

But after gaining freedom, our Khanqahs and The Ulama of Ahl-E-Sunnah Wal-Jamaat went back to the work of dawa and spreading Islam, thinking that the efforts that were undertaken to gain freedom are distant from religion and leaving it to others to do the job. Thus the Independence for which our Ulama and Mashaikh paid supreme sacrifice and laid down their lives resulted in us being enslaved and thereby depriving us legimative right to participate in the governance of our country.

After the Independence hundreds of issues were faced by the Umma, whether religious or economic were not dealt with in a proper way and we kept lagging behind. During the lat 50 years or so a handful of people of Ahl-E-Sunnah Wal-Jamaat could become MLA's, MP's and

minister due to their individual efforts lacking all along solid organized community backing as a result of which Ahl-E-Sunnah Wal-Jamaat remained disassociated with the Government machinery and we find that we have not been able to found foothold in the Waqf Board, Central Waqf Board, Hajj Committee, Board for Development of Arbi, Persian & Urdu or Minorities Commission. Similarly when we look towards political parties big or small we see a specific non-Sunni lobby having strong presence. In all the Institution mentioned above and in all political parties Sunni presence is conspicuous by its absence.

Time and again Ulama and Mashaikh have declared that the Sunni's constitutes a total of approximately 75% of all Muslim population. This assertion have lived with us as a mere slogan and we have not been able to assert ourselves nor have we made any concerted efforts to do so. It is the need of the hour that The Ulama and Mashaikh should unite and come on single platform under the banner of Ahl-E- Sunnah Wal-Jamaat to put forward their message to the Sunni Qaum. To propagate our message Sunni conferences should be held in the District Head Quarters and State Capitals at least once a year to show our strength and numbers this is an uphill task and would require huge efforts but rest assured that once we do that we shall be able to demonstrate our number leaving the non-Sunni way behind thereby changing the perception of political parties towards us and ensuring proper representation in every field.

AIMS AND OBJECTIVES OF AIUMB

To safeguard the right of Muslim in general and Ahl-E-Sunnah Wal-Jamaat in particular.

To fight for proper representation of responsible person of Ahl-E-Sunnah Wal-Jamaat in national and regional politics by creating a peaceful mass movement.

To ensure representation of Sunni Muslim in Government Organization specially in Central Sunni Waqf Boards and Minorities Commission.

To fight against the stranglehold and authoritarianism of non-Sunni's in State Waqf Board.
To ensure representation of Ahl-E-Sunnah Wal-Jamaat in the running of the state waqf board.

To end the unauthorized occupation of the Waqf properties belonging to Dargahs, Masajids, Khanqahs and Madarasas, by ending the hold of non-Sunni's and to safeguard Waqf properties and to manage them according to the spirit of Waqf.

To create an envoirment of trust and understanding among Sunni Mashaikh, Khanqahs and Sunni Educational institution by realizing the grave danger being paced by Ahl-E-Sunnah Wal-Jamaat. To rise above pettiness, narrow mindedness and short sightedness to support common Sunni mission.

To work towards helping financially weak educational institutions.

To provide help to people suffering from natural calamities and to work for providing help from Government and other welfare institutions.

To help orphans, widows, disabled and uncared patients.

To help victims of communalism and violence by providing them medical, financial and judicial help.

To organize processions on the occasion of Eid-Miladun-Nabi (SAW) in every city under the leadership of Sunni Mashaikh. To restore the leadership of Sunni Mashaikh in Juloos-E-Mohammadi (SAW) wherever they were organized by Wahabi and Deobandis.

To serve Ilm-O-Fiqah and to solve the problem in matters relating to Shariah by forming Mufti Board to create awareness among the Muslims to understand Shariah

To establish Interaction with electronic and print media at district and state level to express our viewpoint on sensitive issues.

Ashrafe–Millat Hazrat Allama Maulana Syed Mohammad Ashraf Kichhowchhwi

President & Founder All India Ulama & Mashaikh Board

Email : ashrafemillat@yahoo.com

Twitter : www.twitter.com/ashrafemillat

Facebook : www.facebook.com/AIUMBofficialpage

Website: www.aiumb.com

Head Office :

20, Johri Farm,
2nd Floor, Lane No. 1
Jamia Nagar, Okhla
New Delhi -25
Cell : 092123-57769
Fax : 011-26928700

Zonal Office
106/73-C,
Nazar Bagh, Cantt. Road,
Lucknow.
Email : aiumbdel@gmail.com

ان شاء اللہ عزوجل
اردو زبان میں بہت جلد آپ لوگوں کی خدمت میں پیش کیا جائیگا۔
خانوادہء اشرفیہ کی عالمی درسگاہیں